مسلسل اشاعت کے ۵۴ سال

ماہنامہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۱۱ جلد: ۲۰ | ذیقعدہ ۱۴۳۷ھ ستمبر 2016

رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں دوسرے کو نبی ماننا غیرتِ ایمانی کے منافی ہے

صحابہ کرامؓ کے چند واقعات

ایک فرض اور قرض کی ادائیگی

جنۃ البقیع میں مدفون علماءِ دیوبند

بحرین میں قادیانی دہشت گرد گروہ کے ۲۴ کارندے گرفتار

مرزائی نبوت کا سنگِ بنیاد کس کوچے میں رکھا گیا

قادیانی مذہب کی الجزائر میں کوئی جگہ نہیں

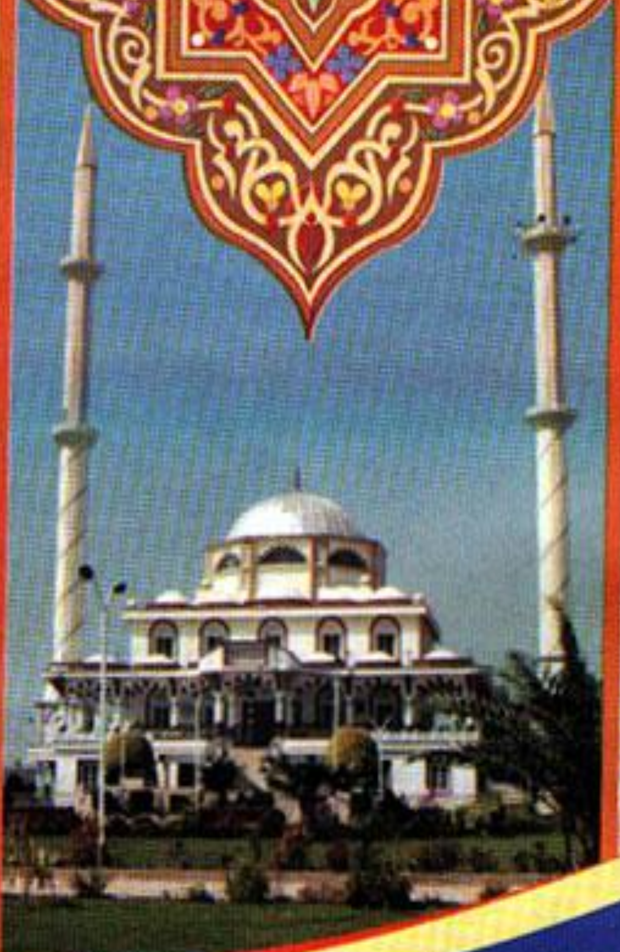

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۱۱ ○ جلد: ۲۰

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد جلالپوریؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی

مولانا عبدالرزاق

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ۔ ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تکمیل نو پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

ایک فرض اور قرض کی ادائیگی	مولانا اللہ وسایا	03
بدین میں قادیانی دہشت گرد گروہ کے 24 کارندے گرفتار	// //	07

مقالات ومضامین

پیغمبر اسلام ﷺ اور غلط فہمیوں کے اسباب اور ازالہ	حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری	08
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چند واقعات	مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمہ اللہ	13
اصحاب بدر کا اجمالی تعارف (قسط نمبر:15)	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	19
تاریخ خلیفہ ابن خیاط رحمہ اللہ (قسط نمبر:4)	ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری	22

شخصیات

جنت البقیع میں مدفون علمائے دیو بند	انتخاب: محمد جاوید	31
الحاج صوفی محمد ریاض الحسن گنگوہی رحمہ اللہ	محمد شعیب گنگوہی	33

رد قادیانیت

قادیانیوں کی حمایت کرنے کا انجام......حمزہ علی عباسی برطرف	مولانا محمد وسیم اسلم	37
مرزائی نبوت کا سنگ بنیاد کس کوچے میں رکھا گیا	ماسٹر تاج الدین انصاری	46
رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں دوسرے کو نبی ماننا غیرت ایمانی سے ٹکر ہے	محمد شفیق اعوان ایڈووکیٹ	50

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	54
تبصرۂ کتب	ادارہ	56

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

ایک فرض اور قرض کی ادائیگی!

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی

نابغہ روزگار، نامور عالم ربانی، استاذ الاساتذہ، شیخ الشیوخ، حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ یکم فروری ۲۰۱۵ء بروز اتوار سفر آخرت پر روانہ ہوئے۔ ۲ فروری کو کبیروڑپکا میں آپ کا مثالی جنازہ ہوا۔

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ تھے۔ اس لئے ہمارا فرض منصبی بنتا تھا کہ آپ کی گرانقدر، سنہری خدمات کو مرتب کرکے آنے والی نسلوں کو منتقل کریں، تاکہ وہ بھی حضرت مرحوم کی تعلیمات، نظریات اور خدمات سے اپنے قلوب کو منور کرسکیں اور مزید یہ کہ ان سے رہنمائی حاصل کرکے اپنی منزل کو پاسکیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ کی اجازت سے جنازے کے موقعہ پر اعلان کردیا گیا تھا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ کی ذات گرامی کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ماہنامہ ''لولاک'' ملتان کا ضخیم نمبر ''حکیم العصر'' شائع کیا جائے گا۔ چنانچہ بعد میں اس کے مضامین کو بھجوانے کے لئے مولانا عزیز الرحمن ثانی (لاہور)، مولانا عبداللہ معتصم (ملتان)، مولانا حافظ محمد انس (ملتان)، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ (کراچی) کے رابطہ نمبر اور پتے دیئے گئے کہ یہاں مضمون جمع کرائے جائیں۔ اللہ رب العزت نے کرم کا معاملہ فرمایا۔ دوستوں نے مضامین بھجوائے اور بہت ہی آسانی کے ساتھ وسط مئی ۲۰۱۵ء میں ہی گویا حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ کے وصال کے بعد ساڑھے تین ماہ کے قلیل عرصہ میں بڑے سائز کا ایک ہزار آٹھ صفحات پر مشتمل نمبر شائع ہوگیا۔ جس کا ملک بھر میں بھرپور خیر مقدم کیا گیا اور بہت مناسب مدت میں دوستوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔

اس نمبر میں اعلان کیا تھا:

’’امید ہے کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ پر بھی بہت سارے دوست قلم اٹھائیں گے۔ان کی سوانح پر کتابیں مارکیٹ میں آئیں گی۔اللہ رب العزت کو منظور ہے تو ان شاءاللہ العزیز! بہت جلد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھی اپنے حضرت الامیرؒ کی جامع اور شایان شان، سوانح حیات پر مشتمل کتاب مرتب کرنے کی سعادت حاصل کرے گی۔اس لئے کہ مضامین جمع کرکے کتابیں بنانے کی بجائے بھرپور محنت سے شاندار کتاب مرتب کرنے کی شاندار روایات کو زندہ رکھنا تاریخی تسلسل برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔‘‘ (ماہنامہ ’’لولاک‘‘ ملتان، حضرت حکیم العصر نمبر ص ۱۶)

چنانچہ اس اعلان کے مطابق نمبر شائع ہوتے ہی ازخود حضرت مولانا عزیز الرحمن رحیمی (شیخ الحدیث جامعہ دارالقرآن فیصل آباد) نے پیشکش فرمائی کہ یہ کتاب میں لکھوں گا۔فقیر راقم نے عرض کیا کہ آپ صاحب صلاحیت ہیں۔حضرت مرحوم کے منظور نظر شاگرد ہیں۔آپ کا حق فائق ہے۔اگر آپ کتاب لکھیں تو عالمی مجلس اسے شائع کرے گی۔اس پر انہوں نے بھرپور خوشی کا اظہار فرمایا۔

سوانح مرتب کرنے کے لئے مشاورت اور کچھ ابتدائی خطوط طے ہوئے۔ماہنامہ لولاک نمبر اور پھر مولانا منیر احمد ریحان، مولانا محمد عمیر شاہین کی حضرت مرحوم پر کتابیں، حضرت مولانا منیر احمد منور اور خود مولانا عزیز الرحمن صاحب کا اپنا مضمون اگر ان کو سامنے رکھ کر کام کا آغاز کیا جاتا تو کتاب کی واضح شکل بن سکتی تھی۔

لیکن مولانا عزیز الرحمن رحیمی کا عمرہ کا سفر، شوال سے افتتاح بخاری کے اسفار، پھر سفر حج، اس کے بعد بخاری شریف اور دیگر امہات الکتب کی سال بھر کی بھرپور تدریسی مصروفیات، وہ ایسے پھنسے کہ چھ ماہ گزر گئے۔ایک ملاقات کے دوران فرمایا کہ کام کے آغاز کا خاکہ تو مرتب ہے، اب کام آگے بڑھانا ہے۔امید ہے کہ نئے تعلیمی سال کے آغاز تک کتاب آجائے گی۔اس پر خوشی ہوئی۔

پھر کچھ عرصہ بعد حضرت الاستاذ مولانا قاری محمد یٰسین مدظلہ کی مزاج پرسی کے لئے فقیر کا فیصل آباد جانا ہوا تو حضرت مولانا عزیز الرحمن رحیمی نے فرمایا کہ اختتام بخاری کی تقاریب، مدرسہ کا سالانہ جلسہ، وفاق المدارس کا لاہور کا مجوزہ جلسہ عام اور اس کی مصروفیات نے ایسے گھیرے رکھا کہ کام کو ہاتھ بھی نہ لگا سکا۔اب سالانہ امتحانات پھر رمضان المبارک پھر وہی تدریسی مصروفیات۔لگتا یہ ہے کہ یہ کام شدید خواہش کے باوجود مجھ سے نہ ہو پائے گا۔آپ کسی اور دوست سے فرمادیں۔مجھ سے جو تعاون ہوگا میں حاضر ہوں۔

اس پر ایک بار تو چکرا گیا۔اس لئے کہ مولانا عزیز الرحمن رحیمی کے بعد میرے سامنے اس کام کے لئے موزوں دوسرے شخص مولانا عبداللہ معتصم ہوسکتے تھے۔ان کو فقیر نے تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء سے آگے

کے کام کا عرض کیا ہوا ہے۔ وہ اس پر خاصہ کام کر بھی چکے ہیں۔ نئے کام کے لئے عرض کرنا غیر موزوں سمجھا۔ فقیر خود ''چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ'' کے کام میں پھنسا ہوا تھا۔

عزیز مکرم مولانا حافظ محمد انس نے اس صورتحال میں اصرار کیا کہ ہمارے استاذ مرحوم پر آپ ہی کتاب مرتب کریں۔ خیال ہوا کہ حضرت ''حکیم العصر'' پر فقیر تو مضمون بھی نہیں لکھ سکا۔ چلو کتاب کے کام کو شروع کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت کو منظور ہے تو اس طرح حضرت مولانا مرحوم سے ایک نسبت قائم ہو جائے گی۔ ایک فرض وقرض کی ادائیگی سے بھی سبکدوش ہو جائیں گے۔

لیجئے! ۱۳؍مئی ۲۰۱۶ء، مطابق ۵؍شعبان ۱۴۳۷ھ بروز جمعہ ساڑھے ۹ بجے صبح کو آغاز کیا۔ شعبان المبارک کی ۲۵ تاریخ تک سالانہ ردقادیانیت کورس چناب نگر میں تدریسی وتنظیمی مصروفیات، پھر قرب وجوار کے جلسے۔ خطبات جمعہ، سے جو وقت ملتا اس کام کو آگے بڑھاتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد وسیم اسلم میرے ساتھ شانہ بشانہ رہے۔ انہوں نے بھرپور محنت کی۔ کورس کے بعد ہم دونوں کو گھر جانا تھا۔ ایک ہفتہ کام رکا رہا۔ آغاز رمضان المبارک سے ایک آدھ دن پہلے پھر کام شروع کیا۔

اللہ رب العزت نے فضل فرمایا کہ آج ۱۶؍رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ، مطابق ۲۲؍جون ۲۰۱۶ء کو اس کام سے فارغ ہوگئے۔ اللہ رب العزت بہت جزائے خیر دیں محمد عدنان کو۔ وہ ساتھ ساتھ کمپوز کرتے رہے۔ آج ان سطور کی تحریر کے وقت کتاب کی مکمل ترتیب، کمپوزنگ، پروف ریڈنگ سے فارغ ہوگئے ہیں۔ اب حرف آغاز اور پھر سیٹنگ کا کام باقی رہ جائے گا۔ وہ بھی چند دنوں کی بات ہے۔ گویا یوں کتاب کامل ومکمل ہوگئی اور قریباً ایک سال جو پہلے وعدہ کیا تھا وہ پورا ہوگیا ہے۔

کتاب کی ترتیب میں پہلے جن مآخذ کا ذکر کیا ہے ان کو سامنے رکھا ہے۔ عنوان قائم کرکے لولاک کے نمبر یا مذکورہ دو کتب سے جو واقعہ جس عنوان کے متعلق تھا اسے وہاں جمع کر دیا اور کوشش کی کہ جنہوں نے واقعہ تحریر کیا ان کے الفاظ اور ان کے نام کے ساتھ ہی واقعات کو جمع کیا جائے۔ گویا یہ تالیف نہیں بلکہ جمع وترتیب ہے۔

ہاں! البتہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے ابتدائی حالات، مجلس تحفظ ختم نبوت اور حضرت مرحوم کا کردار اور سفر آخرت یہ حرفاً حرفاً فقیر کے مرتب کردہ ہیں۔ کوشش کی ہے کہ کوئی چیز رہنے بھی نہ پائے اور تکرار بھی نہ ہو۔ اس کا کہیں کہیں خلاف ناگزیر تھا۔ قارئین بھی نظرانداز کریں۔

مجھے اپنے رفیق کار مولانا محمد وسیم اسلم کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ وہ بہت ہی قابل رشک محنت کی حد تک اس کتاب کی تکمیل میں شامل عمل رہے۔ لولاک نمبر سے بہت زیادہ مواد جمع ہوا۔ مولانا منیر احمد منور مدظلہ اور

مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی مدظلہ کے مضامین سے بھرپور استفادہ کیا گیا۔ بہت ساری چیزیں جمع ہوگئی ہیں۔ بہت حد تک اطمینان ہے کہ ایک جامع چیز تیار ہوگئی ہے اور ساری چیزیں جو پہلے کسی کتاب یا نمبر میں نہ تھیں وہ اس کتاب میں جمع ہوگئیں ہیں۔ یہ محض اللہ رب العزت کا فضل و احسان ہے یا حضرت مرحوم کی کرامت کہ اتنی جلدی یہ کتاب تیار ہوگئی۔

راقم کی عادت کا دوستوں کو معلوم ہے کہ میں اپنی کتابوں کا کسی سے انتساب نہیں کرتا۔ بہت کم اس کا کہیں خلاف ہوا ہو تو وہ استثنائیات پر محمول کی جائیں۔ اگر انتساب کرتا ہوتا تو اس کتاب کو: ۱۔۔۔۔۔ حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہ: ۲۔۔۔۔۔ حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال مدظلہ: ۳۔۔۔۔۔ حضرت حافظ عبدالرشید کراچی مدظلہ میں سے کسی کے نام منسوب کرتا۔ اس لئے کہ اوّل الذکر درس وتدریس کی مسند سے میرے حضرت مرحوم کے علوم کو عام کر رہے ہیں اور ثانی الذکر نے خطبات حکیم العصر اور تفسیر تبیان القرآن کے منصوبوں کا آغاز کر کے حضرت مرحوم کے علوم کو آنے والی نسلوں کے لئے بھی محفوظ کر دیا ہے اور تفسیر کو شائع کرنے کا بیڑا مؤخر الذکر نے اٹھایا ہے۔

اس کتاب میں واقعات تو سب کے لئے، حضرت کی سوانح پر مضمون کسی کا بھی من وعن شامل نہیں کیا۔ البتہ حضرت مولانا ظفر احمد قاسم مدظلہ کا مضمون ''یادیاراں'' چونکہ لولاک نمبر میں خلط ملط ہوگیا تھا۔ اسے اب بالکل آخر میں شائع کر کے صاحب مضمون کے سامنے سرخرو ہونے کا اللہ رب العزت نے موقعہ نصیب فرمادیا ہے۔ مجھے یہاں پہنچ کر خوشی ہورہی ہے کہ عزیز از جان حافظ محمد انس طول عمرہ کے حکم کی تعمیل اور خواہش کی تکمیل ہوگئی ہے۔

بہت ہی شکریہ ہر دوست کا جس نے اس سلسلہ میں تھوڑے یا زیادہ تعاون سے ممنون فرمایا۔ بہت ہی شکریہ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہم العالی کا کہ تمام کاموں سے فارغ کر کے اس کام کی تکمیل کا موقعہ مرحمت فرمایا۔ حق تعالیٰ تمام حضرات کو بہت ہی جزائے خیر نصیب فرمائیں۔ اب مولانا عزیز الرحمٰن ثانی جانیں جنہوں نے چھپوائی ہے یا یوسف ہارون جانیں جنہوں نے پریس بھجوائی ہے۔ ہم تو کل پرسوں چلے مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ کی تربت پر ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کے لئے۔ چلو اجازت ہوگئی۔ والسلام!

محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا (ملتان)

۱۶ر رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ، مطابق ۲۲ر جون ۲۰۱۶ء

بدین میں قادیانی دہشت گرد گروہ کے 24 کارندے گرفتار

ڈیٹونیٹر ٹیسٹ کے دوران پھٹنے سے تخریب کاری کا منصوبہ ناکام ہوگیا۔ زخمی دہشت گرد کی نشاندہی پر مزید گرفتاریاں متوقع ہیں۔ ذرائع! عید الفطر کے موقع پر ضلع بدین میں دہشت گردی کا بڑا منصوبہ گھر میں پڑے بم کے پھٹنے سے ناکام ہوگیا۔ جس کے بعد قادیانی دہشت گرد گروہ کے ۲۴ کارندے گرفتار کر لئے گئے۔ پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق بدین کے علاقے قائد آباد کالونی میں قادیانی دہشت گرد عمران گرگیز نے اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ کافی عرصے سے گھر کرائے پر لے رکھا تھا۔ دو روز قبل عمران دہشت گردی میں استعمال ہونے والے ڈیٹونیٹر کو اپنے گھر کی چھت پر ٹیسٹ کر رہا تھا کہ وہ پھٹ گیا۔ جس کے نتیجے میں وہ خود بھی زخمی ہوگیا اور اسی حالت میں اسے بدین پولیس نے حراست میں لے لیا۔ عمران کے گھر سے بدین پولیس نے مزید ڈیٹونیٹر اور دو ہیوی ریموٹ کنٹرول ڈیوائس بھی برآمد کی ہیں جس پر اس کے خلاف دہشت گردی اور بارودی مواد کے ایکٹ کے تحت ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے اور قادیانی دہشت گرد کی نشاندہی پر قانون نافذ کرنے والے اداروں اور پولیس نے گروہ کے مزید ۲۳ کارندوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ابتدائی تفتیش سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ قادیانی دہشت گرد گروہ نے عید پر ضلع بدین میں دہشت گردی کی بڑی واردات کا منصوبہ تیار رکھا تھا اور اسی مقصد کے لئے نئے لڑکوں کو اس کام کے لئے منتخب کیا گیا تھا، جن کی غلطی سے یہ منصوبہ ناکام ہوگیا۔ پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے اب تک ۲ درجن سے زائد گرفتاریاں کی ہیں، جن سے تحقیقات جاری ہیں اور امید ہے کہ بدین میں مختلف مقامات پر چھپایا جانے والا مزید بارودی مواد بھی برآمد اور مزید دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ ایس ایس پی بدین عبدالقیوم پتافی کے مطابق دہشت گرد ٹولہ کسی مذہبی اجتماع کو نشانہ بنانے والے تھے۔ ان سے برآمد ہونے والا بم پری میچور تھا اور وہ ریموٹ کنٹرول سے باآسانی ۶۰۰ سے ۱۰۰۰ میٹر کے فاصلے سے دھماکہ کیا جا سکتا تھا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ضلع بدین کے پرامن شہر سے بم برآمد ہونا نہایت ہی خطرناک ہے اور اس حوالے سے پورے ضلع کی پولیس فورس کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ جب کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے اور بدین پولیس نے دہشت گردوں کی تلاش کے لئے مشترکہ آپریشن شروع کر دیا ہے۔ دریں اثنا ترجمان مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے دہشت گردی کے واقعے اور قادیانی گروہ کی گرفتاری کو قانون نافذ کرنے والے اداروں اور پولیس کی بڑی کامیابی قرار دیا ہے اور وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رمضان کی برکت سے ضلع بدین دہشت گردی کے بڑے واقعہ سے بچ گیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی گروہ اوّل روز سے ملک میں دہشت گردی کرتا آرہا ہے۔ مگر ہماری بات پر توجہ نہیں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی دہشت گردوں کا کیس انسداد دہشت گردی کی عدالت میں چلایا جائے اور اس ٹولے کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ (روزنامہ امت حیدر آباد ۲۰ جولائی ۲۰۱۶ء)

پیغمبر اسلام ﷺ اور غلط فہمیوں کے اسباب اور ازالہ

مولانا شاہ عالم گورکھپوری

راقم سطور کا موضوع سخن ہے ”پیغمبر اسلام ﷺ اور غلط فہمیاں“۔ اس تناظر میں تاریخ اسلام پر نظر ڈالی جائے تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ ایک ہے نبی اکرم ﷺ کی دعوت سے متعلق پیدا ہونے والی غلط فہمیاں اور دوسری ہے نبی اکرم ﷺ کی شخصیت اور ذات سے متعلق پیدا کی جانے والی غلط فہمیاں۔

اوّل الذکر یعنی پیغمبر اسلام کی دعوت سے متعلق پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے قرآن مقدس نے ”فقد لبثت فیکم عمراً من قبله افلا تعقلون“ میں نہایت پرسکون ماحول میں نبی پاک ﷺ کی شخصیت اور چالیس سالہ بے داغ زندگی کو پیش کیا۔ اس بابت قرآن مقدس کا انداز بیان نہایت سادہ ہے۔ لیکن اپنے اندر ایسا چیلنج رکھتا ہے کہ مخالفین بلکہ اشد مخالفین کے لئے بھی سوائے خاموشی کے اور کوئی جواب نہیں رہ جاتا۔

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات میں اسلام کے خلاف سب سے پہلے منافقت کا فتنہ پیدا ہوا۔ منافقین کے شب وروز کا ایک ایک لمحہ ایسا تھا کہ وہ جیتے تھے تو اسلام کو مٹانے کے لئے اور مرتے تھے تو اسلام کو مٹانے کے لئے۔ لیکن منافقت اور مخالفت کی اس حد کو بھی پار کر لینے کے باوجود ان کے لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ نبی کی شخصیت اور ذات سے متعلق کوئی انگشت نمائی کر سکیں۔

سچ کہا حضرت حسان بن ثابتؓ نے:

و احسن منک لم تر قط عینی — و احسن منک لم تلد النساء
خلقت مبرأ من کل عیب — کانک قد خلقت کما تشاء

حضرت حسان بن ثابتؓ کا یہ تاثر کوئی شاعرانہ تخیل نہیں تھا اور نہ ہی محض معتقدانہ خیالات تھے۔ بلکہ یہ تاثر ان حقائق وصداقت کی ترجمانی میں تھا جس کو لے کر خود خالق کائنات اللہ رب العزت، نبی کی عظمت وعزت کا جھنڈا پوری کائنات میں لہرانا چاہتے تھے۔ اس حقیقت سے نبی کے مخالفین بھی اتنا ہی واقف تھے جتنا کہ نبی کے موافقین واقف تھے۔ حضرت حسان بن ثابتؓ کے انداز بیان میں تو ندرت تھی۔ لیکن جس حقیقت کو وہ بیان کر رہے تھے۔ اس میں کوئی ایسی جدت وندرت نہیں تھی کہ مخالفین کو اس پر چونکنے کا موقع ملتا۔ اگر ایسا ہوتا تو مخالفین چونک کر بول اٹھتے اور حضرت حسانؓ کے بیان کردہ تاثرات کی مخالفت میں زمین

دآسمان کے قلابے ملا کر ایک کر دیتے۔ جب آپ کی ذات وشخصیت داغدار ہوتی نظر آتی تو بات کا وزن خود بخود ختم ہو جاتا لیکن تاریخ گواہ ہے کہ ایسا کچھ بھی مخالفین سے ثابت نہیں ہے۔

یہاں ممکن ہے کہ وہ لوگ جو قرآن مجید اور اللہ رب العزت پر ایمان نہیں رکھتے۔ وہ قرآن کے بیان پر توجہ نہ دیں تو ایسے لوگوں کے لئے خود ان کے اپنے گھروں کی وہ شہادتیں درس عبرت ہیں جو اس وقت کے اشد ترین مخالفین نے پیش کی ہیں اور جن کو تاریخ نے اپنے سینے میں محفوظ رکھا ہوا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے حضرت امام بخاریؒ باب قولہ تعالیٰ: وانذر عشیرتک الاقربین کے تحت ایک حدیث نقل فرماتے ہیں:

عن ابن عباسؓ قال: لما نزلت و انذر عشیرتک الاقربین صعد النبی ﷺ علی الصفا فجعل ینادی یا بنی فهر یا بنی عدیٍ لبطون قریش، حتی اجتمعوا فجعل الرجل اذا لم یستطع ان یخرج اَرسل رسولاً لینظر ما هو، فجاء ابو لهب و قریش، فقال: اَراَیتکم لو اخبرتکم اَن خیلاً بالوادی ترید ان تغیر علیکم اکنتم مصدقیَّ، قالوا نعم، ماجربنا علیک اِلاَّ صدقاً. (بخاری کتاب التفسیر ۴۷۷۰)

معاملہ یہ تھا کہ خالق کائنات کی طرف سے دین برحق کا نزول شروع ہو چکا تھا اور اب اس پیغام کو عام کرنے کی اور اہل خاندان کو اس کی دعوت دینے کی باری تھی جس کو لے کر آپ علیہ السلام مبعوث کئے جا رہے تھے۔ اس کام کے لئے آپ نے سب سے پہلے اس دور کے میڈیا کو بلکہ ہائی ٹیک میڈیا کو استعمال کرتے ہوئے مکہ کی صفا نامی پہاڑی پر چڑھ کر قریش کے ایک ایک خاندان کا نام لے کر سب کو آواز دی۔ یہ میڈیا اتنا قوی تھا کہ اگر کوئی خود پہنچنے کی پوزیشن میں نہیں تو اس نے اپنے مشاہد بھیجے کہ معاملہ کیا ہے۔ وہ آ کر بلا تاخیر بتائے۔ ابولہب خود آیا اور قریش کے دوسرے لوگ بھی آئے۔ سب کو جمع کر کے مجمع عام سے اپنی بات سے پہلے اپنی ذات سے متعلق آپ ﷺ نے تصدیق چاہی تو سب نے بیک زبان ہو کر کھلے دل سے اس کا اعتراف کیا کہ اب تک زندگی میں جب بھی تجربہ کیا تو آپ ﷺ کو سچا اور امین ہی پایا۔

یہاں قابل غور یہ بات ہے کہ نبی کی ذات پاک کے تقدس وپاکیزگی کی یہ گواہی اپنوں کی طرف سے نہیں ہے۔ بلکہ ان لوگوں کی طرف سے ہے کہ جن میں اپنے اور غیر کا ابھی کوئی واہمہ بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس موقع سے جب آپ ﷺ نے اپنی دعوت پیش کی تو تصدیق کے معاً بعد بلا تاخیر مجمع کی طرف سے مخالفت کی آندھیاں بھی چلنے لگیں۔ لیکن ان میں کسی سے بھی ایسا ممکن نہیں ہو سکا کہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ سے متعلق کوئی کمی کوتاہی نکال کر آپ ﷺ کے اس بیباک چیلنج کو بے اثر بنا سکتا۔ ہزار مخالفت کے باوجود ابولہب

نے بھی آپ ﷺ کی دعوت کو تو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا۔ لیکن اس کے لئے بھی یہ نا ممکن تھا کہ آپ علیہ السلام کی بے داغ زندگی کو نشانہ بناتا۔ یہ ہوتا بھی کیسے کہ جب عصمت نبی کا خاصہ ہے اور آپ علیہ السلام نبی برحق اور سلسلہ نبوت کی آخری کڑی تھے۔

مسئلہ یہ ہے کہ جب حقیقت یہ ہے تو ہمارے برادران وطن میں نبی رحمت ﷺ سے متعلق غلط فہمیاں پیدا کیوں ہوتی ہیں؟ اور اس کے اسباب وعلل کیا ہیں۔ اس زاویے پر ہم بہت کچھ تو کہنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ لیکن اپنا ایک تجزیہ اور تجربہ ہے۔ اس کو پیش کرتے ہیں۔ جو زیر بحث موضوع سے ہی متعلق ہے۔

حضور اکرم ﷺ کی شخصیت کے تعارف میں ہمارا ہر قدم مذہبی رنگ و روپ میں ہوتا ہے۔ مذہبی طرز و انداز اپناتے ہی ہمارے برادران وطن کی نگاہیں بدل جاتی ہیں۔ ان کی تبدیلی نگاہ کو عام طور پر ہم تعصب و تنگ نظری پر مبنی قرار دے کر اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ایسا بھی کبھی ہوتا ہے۔ لیکن ہر جگہ ایسا ہی ہو۔ ایسا نہیں ہوتا ہے۔ بات یہ ہوتی ہے کہ اگر ان میں تعصب نہ بھی ہو تو ہمارا طرز و طریق کچھ ایسا ہوتا ہے کہ وہ اس کو سننے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔ اگر ہم اس تعارفی خدمت کو خالص مذہبی رنگ کے بجائے علمی رنگ میں پیش کریں تو جب وہ دنیا بھر کی مذہبی اور غیر مذہبی شخصیات کا تعارف سنتے اور سمجھتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ وہ پیغمبر اسلام ﷺ سے متعلق باتیں نہیں سنیں گے؟

اسلام سے اور بانی اسلام سے برادران وطن کو متعارف کرانے کا ایک متبادل اور معتدل راستہ علمی طرز و انداز بھی ہے جس میں مذہبی پیرایہ سے ہٹ کر خالص تحقیقی و معروضی انداز ہوتا ہے۔ اگر اس فکر و فن کو فروغ دینے میں ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جائے جو اس طرز و انداز میں کہنہ مشق ہوں تو نبی اکرم ﷺ سے متعلق بہت سی پیدا شدہ غلط فہمیاں برادران وطن کے دل و دماغ سے خود بخود نکل جائیں گی۔

بلاشبہ ہمارے سامنے وقت یہ ہے کہ ایک طویل عرصہ سے ابھی مسلمانوں کو مسلمان باقی رکھنے میں ہماری ساری توانائیاں صرف ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے ہمارے درمیان اور ہمارے برادران وطن کے درمیان ایک غیر ضروری گہرا فاصلہ بڑھ گیا ہے جو بہت ساری غلط فہمیوں کو جنم دے رہا ہے۔ اس درمیان اسلام مخالف عناصر نے وقت کا فائدہ اٹھایا کہ وہ زہریلے مواد برادران وطن کے ہاتھوں میں تھما دیئے جس کے مطالعہ نے ان کے فکر و دماغ کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ ہم ان کے اس مسموم فکر و مزاج کو بدلنے کی تدبیریں تو کیا اپناتے۔ ابھی گھر سے ہی فارغ نہیں ہو پائے۔ ہماری اسے یکطرفہ مصروفیت کہئے یا یہ کہئے کہ دوسری طرف کی طویل غیر حاضری نے ان کی فکری تمیٹ اور زہریلے پن میں ان کو اور پختہ کر دیا۔ اگر ہماری توانائی کا کچھ حصہ اس جانب بھی صرف ہوتا تو برادران وطن کی غلط فہمیاں اس حد تک نہ پہنچتیں۔

اس کی ایک بڑی دلچسپ تاریخ راقم سطور کے سامنے ہے کہ ۱۹۲۴ء میں شہر اٹاوہ (یوپی) میں کچھ لوگ اسلام سے برگشتہ ہو کر قادیانی ہوگئے۔ لیکن وہ اسلام کے نام پر اسلام سے برگشتہ ہو کر خود کو احمدیہ مسلم جماعت کہتے اور احمدیت کے نام سے جس اسلام کا تعارف کراتے تھے۔ چونکہ اس کا کوئی ربط اسلام سے نہیں تھا تو اٹاوہ کے مشہور ومعروف صاحب علم پنڈت جناب ''پرشوتم دیوستیہ دھاری'' نے مسلمانوں کی خاموشی پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے یا یہ کہیے کہ مسلمانوں کی کمزوری پر ترس کھاتے ہوئے ان نام نہاد مسلمان قادیانیوں کو زبردست للکارا اور ان سے کہا کہ تم جس احمدیت کا اسلام نام رکھ کر پرچار کررہے ہو۔ اس کا تعلق اسلام سے تو کچھ بھی نہیں ہے۔ قادیانیوں نے پنڈت پرشوتم داس ستیہ دھاری جی سے کہا کہ حالات کے تقاضے کے تحت مسلمانوں کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو اس دور میں مہدی اور مسیح بنا کر نبوت سے سرفراز کیا ہے۔ پنڈت پرشوتم دیوستیہ دھاری جی نے جواب دیا کہ جو اسلام محمد ﷺ سے چلا آرہا ہے۔ وہ تو کسی بھی نئی نبوت کا دروازہ بند کررہا ہے۔ تم آج کیسے مسلمان پیدا ہوگئے کہ اسلام ہی کے نام پر اسلام میں نبوت کے دروازے کھول رہے ہو؟۔ اسلام کی جڑیں کھوکھلی کررہے ہو اور اس کا نام اسلام جتاتے ہو۔ چلو میں تمہاری بات مان لیتا ہوں تو سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب نبوت کا دروازہ کھول ہی رکھا ہے تو ہم ہندوؤں سے کیا خطا ہوگئی کہ سارے نبی صرف مسلمانوں میں ہی بھیج رہا ہے۔ ہمارے ہندوؤں میں کیوں نہیں نبی بھیجتا؟۔ اللہ تعالیٰ کو مسلمانوں کی اصلاح کی فکر تو اتنی زیادہ ہے تو ہندوؤں کی کیوں نہیں ہے؟۔ جب نبوت کا دروازہ کھلا ہوا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اب میں نبی نہ بنوں۔ چلو آج سے میں نبی ہوں۔ اب مجھے مانو۔

قادیانیوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر الہام نازل ہوتا ہے اور آپ پر نہیں۔ پنڈت پرشوتم داس ستیہ دھاری جی نے کہا کہ لو میرے اوپر بھی تمہارے مرزا قادیانی جیسا بلکہ اس سے بہتر عربی زبان میں الہام ابھی ابھی نازل ہوا ہے۔ اب اس پر ایمان لاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے الہام نازل کرکے کہا ہے'' الٓم ذالک الوید لا ریب فیہ ھدی للمتقین۔

یہ الہام سن کر سارے قادیانی ٹپٹا گئے۔ پھر قادیانیوں نے ایک اور چال چلی کہ پنڈت جی کو نزول عیسیٰ اور وفات عیسیٰ جیسے خالص علمی بحث میں الجھانے کی کوشش کی۔ چونکہ عیسیٰ علیہ السلام مرگئے تو یہ پوسٹ خالی تھی۔ لہٰذا ان کی جگہ مرزا قادیانی مسیح بن کر آگئے۔ قادیانیوں کے اس علمی مغالطے کا جواب ''دافع اوہام'' نام سے ایک جلد میں خالص علمی انداز میں ایسا لکھا کہ پنڈت جی کی زندگی میں قادیانی کیا جواب دیتے۔ آج تک کسی قادیانی سے نہ ہوسکا کہ ان کی تصنیف کا جواب دیتا۔

اخیر میں پنڈت پرشوتم دیوستیہ دھاری جی نے یہ بھی چیلنج دیا کہ تم مرزا قادیانی کی صداقت پر یہ دلیل دیتے ہو کہ اس کی پیشین گوئیاں چونکہ سچی نکلتی ہیں۔ اس لئے وہ اپنے دعوے میں سچا ہے۔ تو قادیانیوں سنو! میں بھی پیشین گوئی کرتا ہوں کہ میری اس کتاب کا جواب تم تین مہینے کے اندر اندر نہیں لکھ سکتے ہو۔ اگر تم نے جواب اس مدت کے اندر لکھ دیا تو میں جھوٹا اور تم سچے۔ نہیں تو یاد رکھو! میں خدا کا نبی اور سچا ہوں گا اور تم جھوٹے ہوگے۔

الحمدللہ! تین کیا، چھ سات مہینے کی مدت گذر گئی۔ جب قادیانیوں سے جواب نہ بن پڑا تو پنڈت پرشوتم داس ستیہ دھاری جی نے اس کی دوسری جلد تصنیف کی اور قادیانیوں پر ایسا اتمام حجت کیا کہ آج تک ان پر سکوت طاری ہے۔

زیر بحث موضوع سے اس واقعہ کا ربط یہ ہے کہ دیکھئے پنڈت پرشوتم داس ستیہ دھاری جی نے اپنے ہندو مذہب پر قائم رہتے ہوئے بھی بانی اسلام اور اسلام کی جو ترجمانی کی ہے۔ اس جیسی مثالیں اور بھی ملیں گی۔ بیشمار ایسے پڑھے لکھے پنڈت، مہاتما، مذہبی دھرم گرو ملیں گے جنہوں نے مختلف زاویہ سے بانی اسلام کی ترجمانی کی ہے۔

کیا ہمارے بڑوں نے جس طرح اسلام اور بانی اسلام سے پنڈت پرشوتم داس ستیہ دھاری جی کو متعارف کرایا تھا۔ ہمارے کارنامے بھی کچھ ایسے ہیں؟۔ بلاشبہ پنڈت جی مسلمان نہیں تھے۔ لیکن اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے متعلق صحیح معلومات مکمل رکھتے تھے۔ کیا ہم نے اس طرح کی صحیح معلومات برادران وطن یا غلط فہمیوں میں مبتلا دیگر مذاہب کے لوگوں کو فراہم کرنے کی کوششیں کی ہیں؟۔ اگر نہیں، تو اس جانب ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حافظ محمد الیاس کی رحلت

۲۸ رجون ۲۰۱۶ء کو گوجرانوالہ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں حافظ محمد الیاس رحلت فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم راجپوت برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ بجالیکے ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید کے حافظ تھے۔ گوجرانوالہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں مخلصانہ خدمات سرانجام دیں۔ گوجرانوالہ میں آپ کی نماز جنازہ مولانا فقیر اللہ اختر کی امامت میں ادا کی گئی۔ پھر ان کی میت کو آبائی گاؤں بجالیکے لے جایا گیا۔ مغرب کے بعد دوسرا جنازہ ہوا اور وہیں پر گاؤں کے قبرستان میں سپرد خاک ہوئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چند واقعات

مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

سید الانبیاء، امام المرسلین ﷺ کا اس دنیا میں تشریف لانا تاریخ عالم میں ایک بے نظیر واقعہ ہے۔ دنیا میں لاکھوں رہنما آئے۔ بے شمار پیغمبروں کے نور سے یہ زمین وقتاً فوقتاً جگمگاتی رہی۔ مگر جو بات آنحضرت ﷺ کے ظہور پرنور سے ہوئی اس کی نظیر کبھی چشم فلک نے نہیں دیکھی۔ اگر کوئی پوچھے کہ سب سے بڑی اور بے نظیر بات کیا تھی جو آنحضرت ﷺ کی ذات کامل الصفات سے اس دنیا میں ظاہر ہوئی، تو ہم بے تامل اس کے جواب میں آپ ﷺ کے اصحاب کرامؓ کو جن کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار سے زائد تھی۔ پیش کردیں گے۔

کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ کسی ہادی ورہنما کی تعلیم میں اس قدر اثر ہوا کسی کی ہدایت نے اتنی بڑی جماعت کو اپنے رنگ میں رنگین کیا۔ صداقت اور دیانت اور خدا پرستی کی جو مثالیں صحابہ کرامؓ نے پیش کیں ان سے پہلے دنیا میں کوئی مثال نہیں مل سکتی۔

صحابہ کرامؓ کے محاسن وکمالات میں وہ خداوندی جبروت پوشیدہ ہے جو دشمنوں کو بھی اقرار پر مجبور کر دیتا ہے۔ یہ صحابہ کرامؓ ہی کے اوصاف وکمالات کا نتیجہ تھا کہ اس تیزی کے ساتھ تھوڑے دنوں میں دین اسلام ساری دنیا میں پھیل گیا۔ بڑی بڑی سلطنتیں زیر وزبر ہوگئیں۔ اس مقدس جماعت کا جہاں گزر ہوا لوگوں نے ان کی صورت دیکھ کر ان کے افعال واحوال کا مشاہدہ کر کے یقین کرلیا کہ بے شک دین اسلام سچا دین ہے اور جس نے اس پاکیزہ دین کی ان کو تعلیم دی ہے وہ یقیناً خدا کا رسول ہے۔ جوق در جوق لوگ بخوشی دین اسلام میں داخل ہوتے تھے اور اپنے باپ دادا کے مذہب کو اس طرح ترک کرتے تھے کہ گویا کبھی اس کا سایہ بھی ان پر نہ پڑا تھا۔

جب رسول خدا ﷺ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد صحابہ کرامؓ ملک عرب سے نکل کر اطراف عالم میں پھیلے اور ساری دنیا سے ان کو جنگ کرنا پڑی اس وقت ان سے ایسے ایسے کام ظاہر ہوئے کہ سارا عالم حیرت میں آگیا۔ سارے کرۂ زمین میں ایک ہلچل پڑگئی۔ جہاں جاتے تھے تائید غیبی ان کے ہم رکاب ہوتی تھی اور خدا کا ان کے ساتھ ہونا آنکھوں سے نظر آتا تھا۔ اس وقت کوئی خاص مضمون اس پر لکھنا منظور نہیں ہے۔ بلکہ ایک تاریخی کتاب مطالعہ میں تھی۔ اس میں چند ایسے دلکش واقعات پیش نظر ہوئے کہ دل نے چاہا کہ قارئین کو بھی ان سے بہرہ اندوز کیا جائے۔ ان واقعات سے یہ معلوم ہوگا کہ صحابہ کرامؓ جس کام

کے لئے اٹھے تھے وہ کام خدا کو کس قدر محبوب تھا اور ان کی اور ان کے مقاصد کی تائید عالم غیب سے کس طرح ہوتی تھی اور اسلام کس طرح ترقی کرتا تھا۔

۱...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب صحابہ کرامؓ کا لشکر غزوۂ جیش الخبط کے لئے روانہ ہوا تو وہاں پہنچ کر زادراہ ختم ہوگیا۔ کھانے کی کوئی چیز پاس نہ رہی اور نہ کہیں سے دستیاب ہوسکتی تھی۔ اگر یہ حالت کچھ دنوں قائم رہ جاتی تو خدانخواستہ پورا لشکر دشمنوں کے پنجہ میں گرفتار ہوجاتا۔ مگر خدا نے غیب سے یہ سامان کیا کہ دریا نے ایک بہت بڑی مچھلی باہر پھینک دی۔ اتنی بڑی مچھلی کبھی دیکھی نہیں گئی۔ پندرہ دن تک سارے لشکر نے اس مچھلی کا گوشت کھایا۔ امین الامت حضرت ابوعبیدہؓ اس لشکر کے سردار تھے۔ انہوں نے ایک ہڈی اس مچھلی کی اٹھا کر دیکھی تو وہ اتنی بڑی تھی کہ اونٹ کا سوار اس کے نیچے سے نکل سکتا تھا۔ اللہ اکبر!

۲...... حضرت عمرؓ نے ایک لشکر بجانب ملک شام روانہ کیا اور حضرت ساریہؓ کو اس لشکر کا سردار مقرر کیا۔ اس لشکر کی روانگی کے بعد ایک روز ایسا ہوا کہ حضرت عمرؓ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپ بلند آواز سے چلا اٹھے۔ ”یاساریۃ الجبل الجبل“ یعنی اے ساریہ پہاڑ سے لگ جاؤ۔ تمام حاضرین کو تعجب تھا کہ یہ بے تعلق جملہ آپ نے کیا فرمایا۔ مگر کسی نے پوچھنے کی جرأت نہ کی۔ جب وہ لشکر دشمن پر مظفر ومنصور ہوا اور قاصد فتح کی خوشخبری لے کر مدینہ منورہ آیا تو اس نے سارا واقعہ بیان کیا کہ دشمن نے جب ہم کو ہزیمت دی تو ہم نے ایک آواز سنی کہ ’یاساریۃ الجبل الجبل‘ اس آواز کو سن کر ہم نے پہاڑ کی طرف اپنی پشت کر لی۔ دشمن کی زد سے محفوظ ہوگئے اور ہم کو فتح ملی۔ اللہ اکبر! خداوند کریم نے سینکڑوں کوس کے فاصلہ سے اس لشکر کا حال حضرت عمرؓ پر منکشف کردیا اور پھر ان کی آواز کو مدینہ سے وہاں پہنچا دیا۔ اس سے زیادہ غیبی تائید اور کیا ہوسکتی ہے۔

۳...... بحرین کے واقعہ کے بعد جب مسلمانوں کا لشکر آگے بڑھا تو شہر دارین میں دشمن کا بڑا اجتماع ہوا۔ یہ شہر سمندر کے کنارے پر ہے۔ اس شہر میں حملہ کرنے کے لئے جہازوں کی ضرورت تھی۔ مگر مسلمانوں کو جہاز کہاں سے ملتے۔ آخر حضرت علاء حضرمیؓ نے جو اس لشکر کے سردار تھے فرمایا کہ تم لوگ خشک میدانوں میں خدا کی تائید اپنے ساتھ دیکھ چکے ہو۔ لہٰذا دریا میں بھی خدا کی امداد کا امیدوار رہنا چاہئے۔ میری رائے یہ ہے کہ ہم لوگ اسی سمندر میں اپنے گھوڑوں کو ڈال دیں۔ سارا لشکر فوراً اس کے لئے تیار ہوگیا اور یکدم پورا لشکر سمندر میں تھا اور ہر ایک کی زبان پر یہ دعائیہ کلمات تھے: ”یاارحم الراحمین یا کریم یا حلیم یا احد یا صمد یا حیی یا محیی الموتیٰ یا حی یا قیوم لا الٰہ الا انت یا ربنا“ کوئی اونٹ پر سوار تھا اور کوئی گھوڑے پر، کوئی خچر پر اور کوئی گدھے پر اور بہت سے پیادہ بھی تھے۔ خدا نے یہ کیا کہ پانی سمندر کا خشک ہوکر اس قدر رہ گیا کہ اونٹوں اور گھوڑوں کے صرف پیر بھیگے۔ یہ تمام لشکر نہایت

آرام وآسانی کے ساتھ کنارے پر پہنچ گیا۔ جہاز اس راستہ کو ایک شب وروز میں طے کرتا تھا۔ اس عجیب وغریب کرشمہ قدرت کو دیکھ کر دارین کے کفار متحیر ہوگئے۔ ایک عیسائی راہب اس واقعہ کو دیکھ کر مسلمان ہوگا اور کہنے لگا میں سمجھ گیا کہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ حضرت عفیف بن منذر نے اس واقعہ کو نظم بھی کیا ہے۔ چنانچہ ان کے دو شعر یہ ہیں:

الم تر ان الله ذلل بحره وانزل بالکفار اهدی الجلائل

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے اپنے سمندر کو مسخر کردیا اور کافروں پر مصیبت عظیم ڈالی۔

دعونا الذی شق البحار فجاء نا باعجب من فلق الجار الاوائل

ہم نے اس کو پکارا جس نے دریاؤں کو شق کیا تھا تو اس نے ہمارے لئے اگلے فلق البحر سے بھی زیادہ عجیب بات ظاہر کی۔

یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے جو فلق البحر ہوا تھا یہ واقعہ اس سے بھی زیادہ عجیب ہے۔

۴...... عہد فاروقیؓ میں جب مسلمانوں کا لشکر ملک فارس کو زیروزبر کررہا تھا۔ یہ لشکر مقام بہرہ شیر میں پہنچا اور اس مقام کا محاصرہ کیا۔ والی شہر نے مسلمانوں کے پاس پیغام بھیجا کہ بس اب جو ممالک آپ لوگوں کے قبضہ میں آچکے ہیں، ان پر قناعت کیجئے اور جو باقی رہ گئے ہیں ان کو ہمارے لئے چھوڑ دیجئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جو لشکر کے سردار تھے ابھی اس کا جواب بھی نہ دینے پائے تھے کہ ایک مسلمان کی زبان سے یہ الفاظ نکل گئے کہ ہم ہرگز صلح نہ کریں گے۔ جب تک کہ افریدون کے شہد کو کوثی کے نیبو کے ساتھ نہ کھائیں۔ جس مسلمان کی زبان سے یہ الفاظ نکلے تھے اس سے حضرت سعدؓ نے پوچھا کہ یہ تم نے کیا کہا تو وہ شخص بولا کہ میں خود نہیں جانتا کہ میں نے کیا کہا اور کیوں کہا۔ مگر ان الفاظ کو سن کر حاکم شہر نے خودبخود شہر خالی کردیا اور بغیر لڑائی کے بہرہ شیر پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ اس کے بعد مسلمانوں نے مدائن کی طرف رخ کیا۔ مگر دریائے دجلہ حائل تھا اور ان دنوں بہت طغیانی پر تھا۔ حضرت سعدؓ نے خواب دیکھا کہ مسلمان دجلہ میں داخل ہوگئے ہیں۔ اس خواب نے گویا ان کو بیدار کردیا اور آپ نے ساری فوج کو جمع کر کے فرمایا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ ہم لوگ اس دریا میں اپنے گھوڑوں کو ڈال دیں۔ چنانچہ سارا لشکر دریائے دجلہ کے اندر تھا اور یہ کلمات زبان پر تھے: ”نستعین بالله ونتوکل علیه حسبنا الله ونعم الوکیل والله لینصرن الله ولیه ولیظهرن دینه ینهر من عدوه ولا قوة الا بالله العلی العظیم“

دریائے دجلہ کو عبور کرتے وقت لشکر کی ترتیب اس طرح دی گئی تھی کہ دو دو مسلمان باہر ملے ہوئے اور باتیں کرتے ہوئے جائیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ ساٹھ ہزار اسلامی شہسوار دریائے دجلہ پر اس طرح پھیلے ہوئے تھے گویا باغ کی روشوں پر چہل قدمی کررہے ہیں اور جہاں گھوڑے تھک جاتے تھے

وہاں خشک ٹیلہ یا خشک زمین نمودار ہو جاتی تھی جس پر کھڑے ہو کر گھوڑے آرام کر لیتے تھے۔ نہ کوئی شخص دریا میں ڈوبا نہ کسی کی کوئی چیز ضائع ہوئی۔ البتہ حضرت عرقدہؓ اپنے گھوڑے سے پانی میں گرے مگر حضرت قعقاعؓ نے ان کو فوراً نکال لیا اور ایک سوار کا پیالہ دریا میں گر گیا جو موج میں بہہ گیا۔ مگر پار اتر کر انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ میرا پیالہ ضائع کر دے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ ایک موج آئی اور اس نے پیالہ کو کنارے پر پہنچا دیا۔ اس دن کا نام عرب کی تاریخ میں یوم الماء رکھا گیا۔ اس بعید از قیاس تائید غیبی کو دیکھ کر ایرانیوں نے شہر مدائن کو خالی کر دیا اور بغیر جنگ کے مسلمانوں کا اس پر قبضہ ہو گیا۔

۵...... حضرت عقبہ بن نافع جو حضرت معاویہؓ کی طرف سے افریقہ کے حاکم تھے، یہ دیکھ کر کہ مسلمانوں کی کوئی چھاؤنی افریقہ میں نہیں ہے اور اس کی وجہ سے روزمرہ بغاوتیں پیش آتی ہیں۔ اس فکر میں ہوئے کہ یہاں کوئی چھاؤنی بنائی جائے۔ غربی افریقہ کو ایک مستقل صوبہ قرار دیا جائے۔ چنانچہ آپ نے اس کے لئے ایک موقع منتخب کیا جہاں اس قدر دلدل اور گنجان درختوں کا جنگل تھا کہ انسان کا اس کے اندر جانا دشوار تھا۔ مزید برآں یہ معلوم ہوا کہ اس میں موذی جانور رہتے ہیں۔ یہ سب سن کر بھی حضرت عقبہؓ کے ارادہ میں ذرا تزلزل نہیں آیا اور آپ نے مسلمانوں کو جمع کیا۔ اس وقت صرف اٹھارہ صحابہ کرامؓ وہاں تھے، ان سب کو لے کر آپ اس جنگل کی طرف تشریف لے گئے اور بآواز بلند فرمایا: ’’ایتھا الحشرات والسباع نحن اصحاب رسول اللہ ﷺ فارحلوا فانا نازلون فمن وجدناہ بعد قتلناہ‘‘ یعنی اے موذی جانورو اور درندو ہم اصحاب رسول خدا ﷺ ہیں۔ تم سب یہاں سے نکل جاؤ، یہاں ہم رہیں گے۔ اب اس کے بعد اگر تم میں سے کسی کو ہم یہاں پائیں گے تو قتل کر دیں گے۔

اب دیکھو کہ اس آواز نے کیا عجیب و غریب تاثیر دکھائی۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد تمام جنگل میں ہلچل پڑ گئی اور تمام جانوروں کی فوجیں اس کے اندر سے نکلنا شروع ہو گئیں۔ شیر اپنے بچوں کو لئے ہوئے، بھیڑیا اپنے بچوں کے لئے ہوئے، سانپ اپنے بچوں کو لئے ہوئے، پیٹ سے لگائے ہوئے نکلنا شروع ہوئے اور بھاگتے ہوئے ایک سمت کو روانہ ہوئے۔ ساری مخلوق اس تماشا کو دیکھنے کے لئے جمع ہو گئی۔ ایک ایسی بدحواسی ان تمام جانوروں اور درندوں پر طاری تھی کہ کوئی کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتا تھا۔ اس واقعہ کو دیکھ کر اس ملک کے ہزاروں باشندے مسلمان ہو گئے۔

حضرت عقبہؓ نے وہاں چھاؤنی بنائی اور ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی، جس کا نام قیروان رکھا گیا۔

۶...... شہر قیروان کی بنیاد جب پڑ چکی تو مسلمانوں کو یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ یہاں ایک جامع مسجد بنائی جائے۔ مگر حضرت عقبہؓ کو اس میں یہ مصیبت پیش آئی کہ سمت قبلہ کی حقیقی تعیین کسی طرح نہ ہو سکی۔ یکایک ایک غیبی آواز ان کے کان میں آئی کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ کل صبح کو جب تم جامع مسجد میں داخل ہو تو ایک

تکبیر کی آواز آئے گی، اسی آواز کی سمت میں تم چلے جانا، جہاں وہ آواز ختم ہو جائے سمجھ لینا کہ قبلہ کی جگہ وہی ہے۔ وہاں ایک نشان لگا دینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اسی غیبی آواز کی ہدایت پر سمت قبلہ کی تعیین کی گئی۔ پھر اس کے بعد قیروان کی اور مسجدیں بھی اسی سمت پر بنائی گئیں۔

۷...... انہیں حضرت عقبہؓ کو ملک افریقہ میں ایک ایسے مقام پر جانا پڑا جہاں دور دور تک پانی نہ تھا۔ قریب تھا کہ پیاس کے سبب سے لوگ ہلاک ہو جائیں۔ حضرت عقبہؓ اس حال کو دیکھ کر سخت پریشان ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھ کر بارگاہ الٰہی میں دعا مانگنے لگے۔ ابھی دعا ختم نہ کی تھی کہ گھوڑے نے اپنے سم سے زمین کو کریدنا شروع کیا۔ زمین کے اندر سے ایک صاف پتھر نمودار ہوا۔ جس سے پانی کا چشمہ جوش کررہا تھا۔ سارے لشکر کے لئے یہ غیبی سامان ایسا ہوا کہ پھر کسی کو پانی کی تکلیف نہ ہوئی۔ چنانچہ اس مقام کا نام ہی ماءالفرس مشہور ہوگیا۔

۸...... ملک فارس میں سب سے بڑی جنگ عظیم مقام قادسیہ میں ہوئی۔ اس سے فراغت پانے کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے عاصم بن عمروؓ کو میسان کی فتح کے لئے روانہ کیا۔ مگر وہ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ دشمن ایک محفوظ قلعہ میں ہے اور مسلمانوں کو سامان رسد بھی نصیب نہیں ہوتا۔ دودھ اور گوشت تو خواب میں بھی دیکھنے کو نہیں مل سکتا اور اس مقام کے اطراف وجوانب اور دیہات سے بھی کچھ واقفیت نہیں۔ بڑی مصیبت کا سامنا تھا۔ حضرت عاصمؓ ان چیزوں کی تلاش میں تھے کہ ایک جنگل میں ایک شخص ملا۔ وہ درحقیقت چرواہا تھا اور مویشی لے کر اس جنگل میں چرانے آیا تھا۔ مگر ان کو دیکھتے ہی اس نے سب جانور جنگل کے گنجان درختوں میں چھپا دیئے اور جب انہوں نے اس سے پوچھا کہ کہیں سے دودھ اور گوشت کے جانور مل سکتے ہیں تو اس نے صاف انکار کردیا۔ اب قدرت خداوندی دیکھو کہ وہ گائے، بیل جو جنگل کے اندر تھے انسانی زبان اور عربی لسان میں بول اٹھے کہ ''کذب عدو اللہ ھاانحن'' یعنی یہ شخص جھوٹ بولتا ہے۔ ہم یہاں ہیں۔ پھر کیا تھا حضرت عاصمؓ جنگل کے اندر داخل ہوئے اور بہت کثیر تعداد میں مویشی ان کو مل گئے۔ دودھ اور گوشت دونوں کی افراط ہوگئی۔

۹...... اسلامی لشکر نے جب ملک شام میں شہر حمص کا محاصرہ کیا تو دشمن نے قلعہ کے دروازے بند کر لئے اور باہم یہ رائے طے کر لی کہ ہم کو لڑنے کی ضرورت نہیں۔ مسلمان خود ہی یہاں پڑے پڑے تنگ آکر بھاگ جائیں گے۔ جاڑوں کا موسم تھا۔ ان لوگوں نے یہ بھی خیال کیا کہ یہ عرب کے لوگ یہاں کی سخت سردی کا تحمل نہیں کر سکیں گے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ ان کے پاس یہاں کی سردی کے لائق کپڑے بھی نہیں۔ چنانچہ جاڑوں کا پورا موسم ختم ہوگیا اور مسلمان اسی طرح محاصرہ کئے ہوئے پڑے رہے۔ آخر مسلمانوں نے تنگ آکر حملہ کی تیاری کی اور ایک تکبیر بلند آواز سے کہی۔ اس تکبیر کا اثر یہ ہوا کہ قلعہ میں زلزلہ

آ گیا اور دیواریں گر پڑیں۔ پھر دوسری تکبیر سے زیادہ شدید زلزلہ آیا۔ مجبور ہو کر اہل حمص نے قلعہ کی دیوار پر چڑھ کر مسلمانوں سے صلح کی درخواست کی۔

۱۰…… جب مسلمانوں نے ملک فارس میں شہر حیرہ پر چڑھائی کی تو وہاں کے لوگوں نے صلح کی درخواست کی اور اپنی طرف سے گفتگو کرنے کے لئے عمرو بن عبدالمسیح نامی عیسائی کو جس کی عمر کئی سو سال کی تھی بھیجا۔ جب اس سے گفتگو ہو چکی تو حضرت خالدؓ نے جو مسلمانوں کی فوج کے اس وقت سردار تھے۔ اس عیسائی کے پاس ایک تھیلی دیکھی۔ پوچھا کہ اس میں کیا ہے۔ عیسائی نے کہا اس میں سم الساعۃ ہے۔ (یعنی فی الفور ہلاک کرنے والا زہر) یہ میں اس لئے لایا تھا کہ اگر آپ لوگوں کے یہ حالات پسندیدہ نہ دیکھتا تو اسی وقت زہر کھا کر اپنی جان دے دیتا۔ حضرت خالدؓ نے فرمایا کہ اللہ کے نام کے ساتھ زہر کچھ اثر نہیں کرتا۔ یہ کہہ کر بسم اللہ پڑھ کر آپ نے وہ زہر کھا لیا اور کچھ نہ ہوا۔ یہ نمایاں کرامت دیکھ کر دشمن ہیبت زدہ ہو گئے۔

یہ ایک نمونہ تھا۔ اس قسم کے واقعات قدم قدم پر رونما ہوتے تھے اور ساری دنیا دیکھتی تھی۔ کیوں نہ ہو؟ تھے کس کے صحابہؓ۔ صلے اللہ تعالیٰ علی صاحبہم وعلیہم وبارک وسلم!

(النجم لکھنؤ، رجب ۱۳۲۸ھ)

حافظ عطاء اللہ گھوٹو کا انتقال پر ملال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق رکن شوریٰ فاضل دیوبند شیخ الحدیث مولانا عبدالحی الحسینی پیپلے گھوٹکی سندھ والوں کے بھانجے حافظ عطاء اللہ گھوٹو ۱۰؍شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ، مطابق ۱۸؍مئی ۲۰۱۶ء بروز بدھ کو سول ہسپتال سکھر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم بہت خوبیوں کے ساتھ حافظ قرآن اور عالم دین بھی تھے۔ حافظ صاحب مرحوم خوش اخلاق، خوش طبع ظرافت کے مجسمہ تھے۔ آپ قرآن پاک اور حضور ﷺ سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ چند سال پہلے سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں تشریف لائے اور سندھی زبانی میں ردقادیانیت پر اشعار کہنے کا شرف حاصل کیا۔ گذشتہ سال اپنے گاؤں جھنگل گھوٹو میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کرائی جس میں مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر تشریف لائے اور سندھ کے مشہور نعت خوانوں نے کانفرنس کو چار چاند لگائے۔ ہم حافظ عطاء اللہ مرحوم کی ناگہانی وفات اور جدائی کے دکھ میں مولانا خالد الحسینی امیر مجلس ضلع گھوٹکی اور ان کے بھائیوں حافظ امداد اللہ، نعمت اللہ، عزیز اقارب کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم حافظ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

اصحاب بدر کا اجمالی تعارف

قسط نمبر: 15 مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱۴۰...... ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود الخزرجی الانصاریؓ

یہ نعمان بن عمروؓ کے بھائی ہیں۔ اپنے بھائی سمیت غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ نیز حضرت ضحاکؓ غزوہ احد میں بھی شریک ہوئے۔ (سیرت ابن ہشام ۲/۳۶۳)

۱۴۱...... ضمرۃ بن عمرو مولی الخزرجؓ

ضمرۃؓ بدر و احد میں شریک ہوئے۔ شوال المکرم ۲۳ ماہ ہجرت میں شہید ہوئے۔ (الاستیعاب ۲/۲۹۷)

۱۴۲...... ابوضیاح ابن ثابت ابن نعمان الاوسی الانصاریؓ

آپ کا نام نعمان ہے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ عمیر ہے۔ لیکن کنیت کے ساتھ مشہور ہوئے۔ بدر، احد، خندق، حدیبیہ میں شریک ہوئے اور غزوہ خیبر کے موقع پر جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کو ایک یہودی جوان نے قتل کیا۔ (الاصابہ ۴/۱۱۰)

۱۴۳...... طفیل ابن حارث ابن عبدالمطلب القرشی المطلبیؓ

آنجناب غزوہ بدر، احد اور تمام غزوات میں سرور دو عالم ﷺ کے ساتھ رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی سفیان بن قیس ابن حارث سے مواخات کرائی۔ حضرت طفیلؓ حضرت عبیدہؓ اور حصینؓ بن حارث کے بھائی ہیں۔ حضرت عبیدہؓ غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ جبکہ حضرت طفیلؓ ۳۲ھ میں فوت ہوئے۔

(سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۳۲۳)

۱۴۴...... طفیل ابن مالک بن خنساء الخزرجیؓ

آپ کی والدہ محترمہ کا نام اسماء بنت قین ابن کعب تھا۔ حضرت طفیلؓ بن مالک غزوہ بدر و احد میں شریک ہوئے۔ انصار کے قبیلہ کی شاخ بنی سلم سے تعلق رکھتے ہیں۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۵۷۲)

۱۴۵...... طفیل ابن نعمان ابن خنساء الخزرجیؓ

ان کی والدہ محترمہ کا نام خنساء بنت رباب تھا جو حضرت جابر بن عبداللہؓ کی پھوپھی تھیں۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر و احد میں شریک ہوئے۔ غزوہ احد میں انہیں تیرہ زخم آئے۔ اس کے باوجود زندہ رہے اور

غزوہ خندق میں جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کو وحشی ابن حرب نے شہید کیا تھا۔ (الاستیعاب ج۲ص۷۶۲)

۱۳۶...... طلحہ ابن عبید اللہ بن عثمان القرشی التیمیؓ

آنجناب عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ انہیں رحمت عالم ﷺ نے اپنے کسی کام کے لئے شام کے ملک میں بھیجا۔ واپس تشریف لائے تو غزوہ بدر ہو چکا تھا۔ رحمت عالم ﷺ نے انہیں غزوہ بدر کے شرکاء میں شامل فرمایا اور مال غنیمت میں سے بھی حصہ عنایت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا: ’’واجری یا رسول اللہ ‘‘یعنی مجھے غزوہ بدر کے شرکاء کا اجر وثواب بھی ملے گا۔ فرمایا: ’’واجرک ‘‘یعنی تجھے شرکاء بدر کا ثواب بھی ملے گا۔ آپ کی کنیت ’’ابوعبداللہ‘‘ ہے۔ بہت بہادر انسان تھے۔ عشرہ مبشرہ میں ہونے کے ساتھ ساتھ اصحاب شوریٰ میں سے بھی تھے۔ نیز اسلام قبول کرنے والوں میں آپ کا آٹھواں نمبر ہے۔ معززین قریش میں سے تھے اور ان کے علماء میں سے بھی۔ انہیں اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو قرینان کہا جاتا تھا۔ آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ترغیب پر مسلمان ہوئے۔ حضور ﷺ کی محفل میں سے نکلے تھے کہ نوفل بن حارث نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت طلحہؓ کو ایک رسی کے ساتھ باندھ دیا۔

انہیں طلحہ الخیر، طلحہ الجود، طلحہ الفیاض کے القاب سے حضور ﷺ نے نوازا اور آپ ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا: ’’من سرہ ان ینظر الی شہید یمشی علی وجہ الارض فلینظر الی طلحۃ بن عبید اللہ ‘‘جو کسی شہید کو روئے زمین پر دیکھنا پسند کرے تو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔

سیدنا علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سرور دو عالم ﷺ کی زبان مبارک سے اپنے کانوں سے سنا۔ فرمایا کہ طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔ حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا فرمایا کہ طلحہ ’’ممن قضی نحبہ ‘‘(یہ جملہ قرآن پاک کی آیت کا حصہ ہے۔ جس میں فرمایا گیا کہ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے)

حضور ﷺ نے آپ کی مواخات حضرت ابوایوب انصاریؓ سے کرائی۔ جب مسلمان مکہ سے مدینہ طیبہ ہجرت کر کے آئے۔ آپ غزوہ احد میں شریک ہوئے اور حضور ﷺ کی ڈھال بن کر زخم پر زخم اٹھاتے رہے۔ نیز غزوہ احد کے علاوہ بھی تمام غزوات میں سرور کائنات ﷺ کے ساتھ رہے اور آپ ﷺ کے ہاتھ پر ’’بیعت علی الموت‘‘ کی۔ آپ کو چوبیس زخم پہنچے۔ نیز غزوہ خندق سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے اور جنگ جمل میں جام شہادت نوش فرمایا۔ جب کہ آپ حضرت عائشہؓ کے طرفداروں میں سے تھے اور بصرہ میں مدفون ہوئے۔ (اسد الغابہ ج۳ص۸۳)

۱۴۷......ظہیر بن رافع ابن عدی الاوسی الانصاریؓ

ظہیر عقبہ ثانیہ، بدر، احد اور بعد میں ہونے والے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ رافع بن خدیج کے چچا اور اسید بن ظہیر کے والد ہیں۔ رافع بن ظہیر فرماتے ہیں کہ میرے پاس حضرت ظہیر تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمیں نبی پاک ﷺ نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لئے آسان تھا۔ میں نے عرض کیا وہ کیا تھا جس کو حضور ﷺ نے منع فرمایا اور وہ حق ہے۔ فرمایا مجھ سے حضور ﷺ نے پوچھا کہ تم اپنی زمین کے متعلق کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ چوتھائی پر دیتے ہیں یا ''وسق'' پر (وسق پیانہ تھا) جو میں سے یا کھجور میں سے۔ فرمایا ایسے نہ کیا کرو یا خود آباد کرو یا ایسے ہی زمین کو کھلا چھوڑ دو۔

(سیرت ابن ہشام ج۲ ص ۹۸)

۱۴۸......عائذ بن ماعص ابن قیس الخزرجیؓ

عائذؓ اپنے بھائی معاذ کے ساتھ غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور بعد میں ہونے والے غزوات میں شریک ہوئے اور بیر معونہ کے موقع پر جام شہادت نوش فرمایا۔ حضور ﷺ نے آپ کی سویط بن حرملہ کے ساتھ مواخات فرمائی۔

(ابن ہشام ج۲ ص ۳۵۸)

۱۴۹......عاصم بن العکیر مولی الخزرج

عاصم بن العکیر المزنی الانصاریؓ آپ خزرج قبیلہ کی بنی عوف شاخ کے حلیف تھے۔ بدر و احد میں شریک ہوئے۔ اپنا کوئی وارث نہ چھوڑا۔

(اسد الغابہ ج۳ ص ۱۱۰)

۱۵۰ عاصم بن ثابت القیس الاوسی

آپ کی کنیت ابوسلیمان ہے۔ عاصم انصاری ان خوش نصیب حضرات میں سے ہیں جنہیں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور ﷺ نے آپ کی عبداللہ بن جحش سے مواخات کرائی۔ بدر و احد میں شامل ہوئے اور غزوہ احد میں ثابت قدم رہنے والوں میں سے ہیں۔ ۳ھ یوم الرجیع میں شہید ہوئے۔

(سیرت ابن ہشام ج۲ ص ۲۲۳)

ضروری وضاحت

ماہنامہ ''لولاک'' شوال المکرم ۱۴۳۷ھ کے شمارہ ص ۲۸ کے مضمون کی سطر نمبر۲ میں ''مرزا غلام احمد قادیانی'' کی جگہ محمد علی لاہوری مرزائی پڑھا جائے۔ شکریہ۔ (ادارہ)

تاریخ خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ بن خیاط رحمۃ اللہ علیہ

قسط نمبر:4 ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

اسماء مبارکہ شہدائے بدر

غزوۂ بدر میں جو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہادت کے مرتبۂ عالی پر فائز المرام ہوئے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

۱...... عبیدۃ بن الحارث بن المطلب رضی اللہ عنہ: یہ مہاجر صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کا تعلق اول "قبیلہ قریش" پھر بنو مطلب بن عبد مناف بن قصی سے ہے۔ انہیں (معرکۂ بدر میں) عتبہ بن ربیعہ نے اس طرح شہید کیا کہ ان کا پاؤں کٹ گیا (مگر پھر بھی چلتے چلتے) مقام صفراء پہنچ کر وہیں وفات پائی (اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں دفن فرمایا)

فائدہ: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ مقام صفراء میں قیام فرمایا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم یہاں مشک کی خوشبو پاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تعجب کیا ہے؟ یہاں ابو معاویہ (عبیدۃ بن الحارث رضی اللہ عنہ) کی قبر ہے۔

۲...... عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ: یہ بھی مہاجر صحابی رضی اللہ عنہ ہیں (اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی ہیں) سولہ برس کی عمر میں انہوں نے جام شہادت نوش فرمایا اور عمرو بن عبدود کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے اور قبیلہ بنو زہرہ سے ان کا تعلق تھا۔

فائدہ: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بدر میں حضرات صحابہ کرام جمع ہوئے تو میں نے اپنے بھائی عمیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ چھپتے پھرتے ہیں۔ میں نے کہا تجھے کیا ہوگیا ہے؟ کہا مجھے اندیشہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کم عمر دیکھ کر واپس نہ فرمادیں اور مجھے شوق شہادت ہے اور جانا چاہتا ہوں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معائنہ فرمایا تو عمیر رضی اللہ عنہ بھی پیش کئے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپسی کا حکم فرمایا۔ عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذوق وشوق دیکھ کر اجازت مرحمت فرمادی۔ چنانچہ شریک جہاد ہوئے اور جام شہادت نوش فرمایا۔

۳...... ذوالشمالین بن عبد عمر بن فضلہ رضی اللہ عنہ: یہ بھی مہاجر صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ بنو خزاعہ سے ان کا تعلق ہے (جو مسلمانوں کے حلیف تھے) ان کو اسامہ جشمی نے شہید کیا تھا۔

فائدہ: ذوالشمالین اور ذوالیدین بعض علماء کے نزدیک ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ جب کہ جمہور محدثین کے نزدیک دو شخص ہیں۔

۴...... عاقل بن البکیر رضی اللہ عنہ: یہ بھی مہاجر صحابی رضی اللہ عنہ ہیں، بنو عدی بن کعب سے ان کا تعلق ہے۔ یہ بھی غزوۂ بدر میں (۳۴ برس کی عمر میں) مالک بن زہیر کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

فائدہ: عاقل رضی اللہ عنہ سابقین اولین میں سے ہیں۔ دار ارقم میں مشرف باسلام ہوئے۔ قبل از اسلام ان کا نام غافل تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے بجائے غافل کے عاقل رضی اللہ عنہ نام رکھا۔ گویا قبل از اسلام آخرت سے غافل و بے خبر تھے اور بعد از اسلام عاقل وہوشیار رہے۔

۵...... مہجع بن صالح رضی اللہ عنہ: یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ انہیں بدر میں کہیں سے تیر آلگا اور جام شہادت نوش کیا۔

فائدہ: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ معرکۂ بدر میں ان کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔ ”انا مھجع والی ربی ارجع“ میں مہجع ہوں اور اپنے رب کی طرف لوٹنے والا ہوں۔

۶...... صفوان بن بیضاء رضی اللہ عنہ: یہ بھی مہاجر صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ بنو حارث بن فہر سے ان کا تعلق ہے۔ طعیمہ بن عدی کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ (اور بیضاء ان کی والدہ کا نام ہے)

۷...... ابوانسہ رضی اللہ عنہ: یہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ علی بن محمد بن عبدالعزیز بن ابی ثابت رحمہ اللہ، داؤد بن حصین سے، وہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوانسہ رضی اللہ عنہ بھی غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔

۸...... سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ: یہ انصاری صحابی رضی اللہ عنہ ہیں جن کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے ہے۔ یہ بھی طعیمہ بن عدی اور بعض نے کہا کہ عمرو بن عبدود کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

فائدہ: سعد رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے اور ان کا باپ خیثمہ رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں شہید ہوا۔ گویا سعد رضی اللہ عنہ صحابی ابن صحابی اور شہید ابن شہید ہیں۔

۹...... مبشر بن عبدالمنذر بن الزبیر رضی اللہ عنہ: یہ بھی انصاری صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ غزوۂ بدر میں ابوثور اور بعض کے نزدیک زنبر کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

۱۰...... یزید بن الحارث رضی اللہ عنہ: یہ بھی انصاری صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ بنو خزرج سے ان کا تعلق ہے اور ”آفسحم“ کے نام سے بھی مشہور تھے۔ نوفل بن معاویہ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

۱۱...... عمیر بن الحمام رضی اللہ عنہ: یہ بھی انصاری صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ بنو سلمہ سے ان کا تعلق ہے۔ خالد بن اعلم کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ (اور کتاب کے بعض نسخوں میں خالد بن اعجم ہے۔ واللہ اعلم بالصواب)

فائدہ: صحیح مسلم میں حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر میں یہ اعلان فرمایا: اے لوگو! اٹھو جنت کی طرف جس کا عرض آسمان وزمین کے برابر ہے۔ عمیر ؓ نے کہا: ''بخ بخ'' (واہ واہ) یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمیر! کس چیز نے تجھ کو ''بخ بخ'' کہنے پر آمادہ کیا؟ عمیر ؓ نے کہا: یا رسول اللہ (ﷺ)! خدا کی قسم اور کچھ بھی نہیں صرف اس امید پر کہ شاید میں بھی جنت والوں میں سے ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فانک من اھلھا'' (بلاشبہ تو اہل جنت میں سے ہے) بعد ازاں کھجوریں نکال کر کھانی شروع کیں، مگر فوراً پھینک کر لڑائی میں مشغول ہو گئے۔ یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

۱۲...... رافع بن المعلی ؓ: یہ بھی انصاری صحابی ؓ ہیں۔ بنو حبیب بن عبد حارثہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ غزوۂ بدر میں عکرمہ بن ابوجہل کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

۱۳...... حارثہ بن سراقہ بن الحارث ؓ: یہ بھی انصاری صحابی ؓ ہیں۔ بنو عدی بن النجار سے ان کا تعلق ہے۔ غزوۂ بدر میں تالاب پر پانی پی رہے تھے کہ حبان بن العرقہ نے تیر مارا اور شہید کر دیا۔

فائدہ: حارثہ ؓ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے اور ان کے والد حضرت سراقہ ؓ غزوۂ حنین میں۔ گویا یہ بھی صحابی ابن صحابی اور شہید ابن شہید ہیں۔

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بدر سے واپس تشریف لائے تو حارثہ ؓ کی والدہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ ؓ سے کتنی محبت ہے؟ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھوں۔ ورنہ آپ دیکھیں گے (میری بے قراری کو) میں کیا کروں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا دیوانی ہو گئی ہے؟ ایک جنت نہیں اس کے لئے بہت سی جنتیں ہیں وہ جنت الفردوس میں ہے۔

۱۴...... عوف ؓ اور معوذ ؓ: یہ دونوں انصاری صحابی ہیں اور دونوں بھائی ہیں۔ ان کی والدہ کا نام عفراء ہے اور والد کا نام حارث بن سواد ہے۔ حضرت معوذ ؓ کو ابومسافع نے شہید کیا تھا اور حضرت معاذ ؓ کو بنو زریق کے ایک شخص ابن ماعص نامی نے زخمی کیا۔ چنانچہ انہی زخموں میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔

فائدہ: عفراء کے تین بیٹے عوف ؓ، معوذ ؓ اور معاذ ؓ اس غزوہ (بدر) میں شریک ہوئے اور تینوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے شہداء بدر پر تجلی فرمائی اور اپنے دیدار سے ان کی آنکھوں کو منور فرمایا اور فرمایا: اے میرے بندو! کیا چاہتے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا جن

نعمتوں سے آپ نے ہمیں سرفراز فرمایا ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں۔ حق تعالیٰ نے فرمایا: بتاؤ کیا چاہتے ہو؟ بار بار انہوں نے یہی عرض کیا۔ حق تعالیٰ کے بار بار ارشاد فرمانے سے چوتھی بار انہوں نے عرض کیا اے پروردگار! ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹا دی جائیں (اور ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جائے) تاکہ پھر تیری راہ میں شہید ہوں۔ (رواہ الطبرانی ورجالہ ثقات)

سریہ عبیدۃ بن الحارث ؓ

بقی بن مخلد ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں خلیفہ بن خیاط ؒ نے بکر ؒ، ابن اسحاق ؒ اور وہب ؒ کے حوالے سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلا جو سریہ بھیجا تھا وہ حضرت عبیدہ بن الحارث ؓ کی امارت وقیادت میں ربیع الاوّل کے مہینے میں بھیجا تھا جو اسّی یا ساٹھ سواروں پر مشتمل تھا۔ اس سریہ میں کوئی انصاری صحابی ؓ نہیں تھا۔ چنانچہ یہ سریہ ”سیف البحر“ تک پہنچا اور (مرّہ پہاڑی کے دامن میں چشمۂ حجاز پر) مسلمانوں قریش دونوں کے لشکر کا صرف آمنا سامنا ہوا، مسلمانوں کے لشکر کی صفیں قائم کی گئیں۔ لیکن لڑائی کی نوبت نہ آئی۔ صرف حضرت سعد بن مالک ؓ (اور بعض کتب میں حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کا نام آتا ہے) نے ایک تیر چلایا تھا اور یہ پہلا تیر تھا جو زمانۂ اسلام میں چلایا گیا۔ بعد ازاں قریش کا لشکر مکہ مکرمہ چلا گیا اور مسلمان صحیح سلامت مدینہ منورہ پہنچے۔

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ مقداد بن عمرو جو بنو زہرہ کے حلیف تھے اور عتبہ بن غزوان جو بنو نوفل بن عبد مناف کے حلیف تھے (یہ پہلے اسلام قبول کر چکے تھے مگر قریش کے پنجہ اور مظالم کی وجہ سے مجبور تھے، موقع نہ ملنے کی وجہ سے ہجرت نہ کر سکے تو) اب موقع کو غنیمت جان کر مشرکین کے گروہ سے نکل کر مسلمانوں سے آملے۔ نیز یاد رکھیں کہ اس وقت مشرکین کا افسر اور سربراہ عکرمہ بن ابی جہل تھا۔ (جو بعد میں فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے)

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبیدہ بن حارث ؓ کے پاس اس سریہ میں جو جھنڈا تھا یہ سب سے پہلا جھنڈا تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے تیار فرما کر حضرت عبیدہ ؓ کے سپرد فرمایا۔ ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ بعض علماء حضرات کا یہ دعویٰ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ ابواء سے واپس تشریف لا رہے تھے تو مدینہ منورہ پہنچنے سے قبل انہیں (حضرت عبیدہ ؓ کو) بطور تبرک کے عنایت فرمایا تھا۔

سریہ حمزہ بن عبدالمطلب ؓ

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ؓ کی امارت میں تیس مہاجرین سواروں کی جمعیت کو (جہینہ کی سرزمین پر عیص کے اطراف میں) ”سیف البحر“ کی

طرف روانہ فرمایا تا کہ قریش کے تین سو سواروں کا قافلہ جو ابوجہل کی سرکردگی میں (شام سے مکہ کو آ رہا) تھا اس کا تعاقب کریں۔ (اس سریہ میں بھی مہاجرین کے سوا انصار میں سے کوئی نہ تھا) جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ’’سیف البحر‘‘ (ساحل سمندر) پر پہنچے اور فریقین کا آمنا سامنا ہوا (اور جنگ کے لئے صفیں قائم ہو گئیں) تو مجدی بن عمرو جہنی نے درمیان میں پڑ کر بیچ بچاؤ کرا دیا اور فریقین (یعنی مسلمانوں کی جمعیت اور قریش کا لشکر) کے درمیان علیحدگی کے اسباب مہیا کر کے دونوں کو رخصت کر دیا۔ چنانچہ ابوجہل اپنا قافلہ لے کر مکہ چلا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے۔

ابن اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس اس سریہ میں جو جھنڈا تھا یہی سب سے پہلا وہ جھنڈا تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے تیار فرما کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا تھا۔ خلیفہ بن خیاط رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے عمرو بن المغل نے عاصم احول اور شعبی کے حوالے سے بیان کیا کہ سب سے پہلا وہ جھنڈا جسے رسول اللہ ﷺ نے تیار فرمایا تھا وہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ (جو بنو امیہ کے حلیف تھے) کا تھا۔

فائدہ: چونکہ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے سریہ کی روانگی اور بعثت قریب قریب یا بعض علماء کے نزدیک اکٹھے واقع ہوا اس لئے علماء سیر میں اختلاف ہو گیا۔ بعض نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کی روانگی کو مقدم بتایا اور بعض نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی روانگی کو۔ جب کہ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ دونوں کی روانگی اکٹھے واقع ہوئی ہے۔ فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم!

سریہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ

ابن اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے (ماہ ذیقعدہ میں) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قیادت میں آٹھ (بعض کے نزدیک بیس) مہاجرین پا پیادہ کی جمعیت کو خرار (جو کہ ارض حجاز میں واقع ہے) کی طرف روانہ فرمایا۔ (قریش کا قافلہ دن کو چھپ جاتا، رات کو چلتا) مسلمان جب خرار پہنچے تو معلوم ہوا کہ قریش کا قافلہ نکل چکا ہے۔ چنانچہ مسلمان بلا قتال واپس مدینہ منورہ آ گئے۔

فائدہ: خرار مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے جحفہ کے قریب ایک وادی کا نام ہے۔ غدیر خم بھی اسی کے قریب واقع ہے۔ صاحب کتاب نے اس سریہ کے سردار کا نام سعد بن مالک رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ جب کہ سیر و تواریخ کی دیگر کتب میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نام لکھا ہوا موجود ہے اور یہ سریہ اسی نام سے زیادہ مشہور ہے۔

سریہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ

ابن اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ غزوہ بدر اولیٰ سے واپسی کے بعد ماہ رجب ۲ھ میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش بن رئاب رضی اللہ عنہ کو مقام نخلہ کی طرف بھیجا اور آٹھ (اور بعض روایات کے مطابق

گیارہ) مہاجرین کو آپ کے ہمراہ بھیجا۔ چنانچہ (دو دن کا راستہ طے کرنے کے بعد مقام نخلہ میں پہنچے۔ قریش کا تجارتی قافلہ شام سے مکہ کو آ رہا تھا) جب وہ قافلہ اس مقام سے گزرا تو مسلمانوں کے ایک آدمی (واقد بن عبداللہ ؓ) نے قافلہ کے سربراہ عمرو بن الحضرمی کو تیر مار کر ہلاک کر دیا اور عثمان بن مغیرہ (بعض نے عثمان بن عبداللہ لکھا ہے) اور حکم بن کیسان (جو ہشام بن مغیرہ کا آزاد کردہ غلام تھا) کو گرفتار کر لیا۔ (جب یہ واقعہ پیش آیا تو رجب کی آخری تاریخ تھی مسلمانوں نے یکم شعبان سمجھی) قریش نے عثمان بن مغیرہ اور حکم بن کیسان کا فدیہ بھیجا۔ آپ ﷺ نے فدیہ لے کر دونوں کو رہا کر دیا۔ عثمان تو مکہ واپس چلا گیا اور حکم مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں رہے۔ یہاں تک کہ غزوہ بیر معونہ میں شہید ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن جحش ؓ نے (اپنے اجتہاد سے) مال غنیمت میں سے ایک خمس رسول اللہ ﷺ کے لئے رکھ چھوڑا اور باقی حصے شرکاء سریہ پر تقسیم فرمادیئے۔ (چونکہ ابھی مال غنیمت اور اس واقعہ سے متعلق وحی نازل نہیں ہوئی تھی، جب وحی نازل ہوئی) تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا خمس علیحدہ کر لیا اور باقی چار خمس صحابہ کرام ؓ کے درمیان تقسیم فرمادیئے۔ ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ اس واقعہ سے متعلق امام زہری ؒ سے اور یزید بن رومان کی حضرت عروہ بن زبیر ؓ سے اس طرح کی حدیث منقول ہے۔

سریہ عبداللہ بن غالب ؓ

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ شوال میں حضرت عبداللہ بن غالب ؓ اللیثی کو (مقام کدید کی جانب) صحابہ ؓ کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ فرمایا۔ (وہاں پہنچ کر بنی الملوح کی ایک جماعت پر شب خون مارا اور ان کے اونٹ پکڑ کر مدینہ منورہ صحیح وسلامت آ گئے)

علی بن محمد ؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ سریہ ۱۰ر شوال المکرم کو روانہ فرمایا تھا۔ چنانچہ وہاں سے اپنا کام پورا کر کے ۱۶ر شوال کو واپس لوٹ آیا۔

فائدہ: زرقانی وغیرہ کتب سیر میں اس سریہ کا نام سریہ غالب بن عبداللہ اللیثی مذکور ہے اور بجائے شوال (۲ھ) کے ماہ صفر ۸ھ مذکور ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے تجارتی قافلہ کی جاسوسی کے لئے طلحہ بن عبیداللہ ؓ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ؓ کو (اسی ۲ھ میں) بھیجا۔ جب کہ ابوسفیان بن حرب کے حالات معلوم کرنے کے لئے بسبس بن عمرو ؓ اور عدی بن ابی الزغب ؓ کو بھی (اسی ۲ھ میں ہی) بھیجا۔ تا کہ یہ دیکھ آئیں کہ قریش مکہ اور سرداران قریش آئندہ کے لئے کیا منصوبے بنا رہے ہیں اور ہم ان کے وقائع کے لئے تیاری کر سکیں۔

تحویل قبلہ

(خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ) اسی سن (۲ھ) میں ہی تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا۔ (چونکہ مدینہ منورہ پہنچ کر رسول اللہ ﷺ بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے شوق میں بار بار آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے تھے تو) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے فرمایا: ”قد نری تقلب وجهک فی السماء فلنولینک قبلة ترضاها فول وجهک شطر المسجد الحرام (بقرہ:۱۴۴)“ ﴿بے شک ہم دیکھتے ہیں بار بار اٹھنا تیرے چہرے کا آسمان کی طرف سو البتہ پھیریں گے ہم تجھ کو جس قبلہ کی طرف تو راضی ہے۔ اب پھیر لیجئے اپنا چہرہ مسجد الحرام کی طرف۔﴾

خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوداؤد ؒ نے مسعودی ؒ سے اور انہوں نے عمرو بن مرہ سے اور انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور انہوں نے حضرت معاذ بن جبل ؓ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے (تحویل قبلہ کا) یہ حکم نازل فرمایا: ”قد نری تقلب وجهک فی السماء فلنولینک قبلة ترضاها“

خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوداؤد ؒ نے شعبہ ؒ سے اور انہوں نے ابواسحاق ؒ سے اور انہوں نے حضرت براء ابن عازب ؓ سے نقل کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ (پھر تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا)

خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں یزید بن زریع ؒ نے سعید ؒ سے اور انہوں نے حضرت قتادہ ؓ سے اسی طرح بیان فرمایا۔ خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالوہاب بن عبدالمجید سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید ؒ سے اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب ؒ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ (مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد) سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ پھر غزوہ بدر سے دو ماہ قبل تحویل قبلہ کا حکم آ گیا۔

خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ضحاک بن مخلد ؒ نے ہمیں عثمان بن سعد ؒ کاتب کے حوالے سے بیان کیا اور انہوں (عثمان ؒ) نے حضرت انس ؓ سے نقل کیا۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد) نو یا دس ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ بعد ازاں تحویل قبلہ کا حکم آ گیا۔

چنانچہ ایک دن ظہر کی نماز بیت المقدس کی طرف منہ کر کے آپ ﷺ پڑھا رہے تھے۔ ابھی دو رکعتیں ہی پڑھائی تھیں کہ تحویل قبلہ کا حکم آ گیا تو بقیہ دو رکعتیں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے پڑھائیں۔ (رسول اللہ ﷺ کے اس مبارک فعل پر) بیوقوف لوگ طنزاً کہنے لگے: ''ماولّٰھم عن قبلتھم التی کانوا علیھا (بقرہ:۱۴۲)'' ﴿کس چیز نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے قبلہ سے جس پر وہ تھے۔﴾ (تو اللہ تعالیٰ نے تقریباً دو رکوع میں جواب اور تحویل قبلہ کی مختلف حکمتیں ارشاد فرمائیں۔)

خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالولید نے زائدہ ؒ، سماک ؒ، عکرمہ ؒ اور حضرت ابن عباس ؓ سے نقل کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ (رسول اللہ ﷺ کے لئے) تحویل قبلہ کا حکم سولہ ماہ کے بعد نازل ہوا تھا۔ خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں بکر ؒ، ابن اسحاق ؒ اور وہب ؒ وغیرہم نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے سترہ ماہ بعد رجب کے مہینے میں تحویل قبلہ ہوا۔ (بعض حضرات نے تحویل قبلہ کا حکم نصف شعبان میں قرار دیا ہے) خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں ابن ابی عدی ؒ نے اشعث ؒ سے اور انہوں نے حضرت حسن ؓ سے نقل کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دو سال تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم نازل فرمایا اور اسی سن (۲ھ) میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ ؓ سے عروسی فرمائی۔

واقعات متفرقہ

۱...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں امام وکیع ؒ نے سفیان ؒ سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا اور انہوں نے اسماعیل بن امیہ ؒ سے نقل کیا اور انہوں نے عبداللہ بن عروہ ؓ سے اور انہوں نے حضرت عروہ ؓ سے نقل کیا اور حضرت عروہ ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ شوال المکرم کے مہینے میں نکاح فرمایا اور میرے ساتھ عروسی بھی ماہ شوال المکرم میں کی۔

خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ مجھے علی بن محمد ؒ نے ابوزکریا العجلانی ؒ کے حوالے سے بتایا اور انہوں نے ابوالزبیر ؒ سے نقل کیا اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے نقل کیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر سے واپسی کے بعد حضرت عائشہ ؓ سے عروسی اور خلوت فرمائی۔

۲...... خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ اسی سن (۲ھ) میں حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کی ولادت ہوئی اور مہاجرین میں سب سے پہلا پیدا ہونے والا یہی بچہ ہے۔

۳...... اور اسی سن (۲ھ) میں حضرت نعمان بن بشیر بن سعد ؓ بھی پیدا ہوئے۔

۴...... اور اسی سن میں ہی رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ ؓ کا انتقال پرملال ہوا۔

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ ؓ (زوجہ محترمہ حضرت عثمان غنی ؓ) کی وفات اس دن میں ہوئی جس دن رسول اللہ ﷺ کا قاصد غزوہ بدر کی فتح وکامیابی کی بشارت وخوشخبری سنانے کے لئے آیا۔

۵...... اور اسی سن (۲ھ) میں حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادہ سیدہ حضرت فاطمہ ؓ سے نکاح کیا۔

۶...... اور اسی سن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے۔

۷...... اور اسی سن میں حضرت عثمان بن مظعون ؓ کا انتقال ہوا۔ جاری ہے!

ختم نبوت کیس کا فیصلہ آ گیا

ماڈل حمزہ عباسی کی ختم نبوت کے بارے میں ہرزہ سرائی کیس، ڈی سی او لاہور نے ڈی آئی جی آپریشن کو کارروائی کا حکم دے دیا۔

معروف ماڈل اداکار حمزہ علی عباسی کی نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کے قوانین کے خلاف ہرزہ سرائی اور قادیانیوں کی کھلم کھلا حمایت کے خلاف ایک طلبہ تنظیم کے صدر، شریک چیئرمین ہیومن رائٹس کمیٹی لاہور ہائیکورٹ بار میاں اشرف عاصمی، پاکستان فلاح پارٹی پنجاب کے صدر پیرزادہ بدرظہور چشتی کی مدعیت میں اداکار ماڈل حمزہ علی عباسی کے خلاف کارروائی کے لئے لاہور سیشن کورٹ میں رٹ دائر کی ہوئی تھی۔ جس کی سماعت ایڈیشنل سیشن جج حامد حسین نے کی۔

سیشن کورٹ لاہور نے حمزہ علی عباسی کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-سی، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۵-سی، ۲۹۵-اے کے تحت کارروائی کا حکم دیا تھا۔ جبکہ عدالتی حکم کی تکمیل کے لئے ڈی سی او لاہور نے ڈی آئی جی آپریشن لاہور کو حکم نامہ جاری کردیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حمزہ علی عباسی کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی جائے۔

جنت البقیع میں مدفون علمائے دیوبند رحمہم اللہ

انتخاب: محمد جاوید فاروقی

(۱)......حضرت شاہ عبدالغنی محدث دہلوی۔ (۲)......حضرت مولانا مظفر حسین کاندھلوی۔ (۳)......شیخ محمد مظہر دہلوی۔ (۴)......حضرت شاہ رفیع الدین دیوبندی۔ (۵)......محمد اعظم حسین صدیقی خیرآبادی۔ (۶)......حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری۔ (۷)......مولانا محمد صدیق مہاجر مدنی۔ (۸)......مولانا سید احمد مہاجر مدنی۔ (۹)......مولانا جمیل احمد مدنی۔ (۱۰)......حضرت مولانا شیر محمد گھوٹوی مہاجر مدنی۔ (۱۱)......مولانا عبدالشکور دیوبندی۔ (۱۲)......مولانا شیخ عبدالحق نقشبندی مدنی۔ (۱۳)......حضرت مولانا محمد موسیٰ مہاجر مدنی۔ (۱۴)......مولانا بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی۔ (۱۵)......عبدالغفور عباسی ہزاروی مہاجر مدنی۔ (۱۶)......حضرت مولانا قاری فتح محمد پانی پتی۔ (۱۷)......مولانا انعام کریم۔ (۱۸)......حضرت مولانا عبدالحنان۔ (۱۹)......حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی۔ (۲۰)......قاری سید حسن شاہ بخاری ہزاروی۔ (۲۱)......سید قاری عبدالعزیز۔ (۲۲)......مولانا حافظ غلام محمد۔ (۲۳)......حضرت مولانا سعید احمد خان۔ (۲۴)......الحاج ڈاکٹر شاہ حفیظ اللہ کھروی۔ (۲۵)......صوفی محمد اقبال مہاجر مدنی۔ (۲۶)......حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری۔ (۲۷)......سید حبیب محمود احمد مدنی۔ (۲۸)......حضرت مولانا منظور احمد الحسینی۔ (۲۹)......حضرت مولانا معین الدین ہزاروی۔ (۳۰)......حضرت مولانا رشید الدین حمیدی۔ (۳۱)......مولانا سید محمود احمد مدنی۔ (۳۲)......عبدالقدوس دیوبندی۔ (۳۳)......حضرت مولانا عبدالحق عباسی۔ (۳۴)......حضرت مولانا عبدالرحمٰن عباسی۔ (۳۵)......حکیم نیاز علی مرحوم والد ماجد مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری۔ (۳۶)......حضرت مولانا عبدالحق بنوری۔ (۳۷)......حضرت مولانا حامد مرزا ضرغانی فاضل دارالعلوم دیوبند۔ (۳۸)......حضرت مولانا عبدالکریم ابن بنت شاہ عبدالغنی۔ (۳۹)......حضرت امۃ اللہ بنت شاہ عبدالغنی محدث دہلوی واستاذہ حدیث حضرت یوسف بنوری۔ (۴۰)......حضرت مولانا ہاشم بخاری صاحب فاضل واستاذ دارالعلوم۔ (۴۱)......حضرت مولانا عبدالقدوس بنگالی مجاز صحبت حضرت تھانوی۔ (۴۲)......مولانا محمد اسماعیل برماوی مظاہرہ تلمیذ حضرت

سہارنپوری۔(۴۳)......مولانا محمد صدیق پٹھان مدرس مسجد نبوی ومدرس دارالحدیث۔(۴۴)......مولانا حافظ غلام محمد فاضل دارالعلوم ڈابھیل۔(۴۵)......مولانا صوفی محمد اسلم خلیفہ مجاز مولانا فقیر محمد۔(۴۶)......مولانا قاضی نور محمد ارکانی۔(۴۷)......مولانا لعل محمد صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند۔(۴۸)......مولانا محمد احمد دارالعلوم ڈابھیل۔(۴۹)......مولانا عبدالحمید مظاہری۔(۵۰)......مولانا محمد قاسم مدیر مدرسہ بدماوی تحفیظ القرآن مدینہ منورہ۔(۵۱)......مولانا شیخ محمود احمد بمبئی والے متوسل قاری محمد طیب قاسمی۔(۵۲)......شیخ کامل سندھی متوسل مولانا احمد علی لاہوری۔(۵۳)......قاری عبدالرشید لدھیانوی نبیرہ مؤلف نورانی قاعدہ۔(۵۴)......قاری عبدالرؤف مدرس حرم مدنی۔(۵۵)......قاری عبدالرحمٰن تونسوی مدرس تحفیظ القرآن حرم مدنی۔(۵۶)......حافظ غلام رسول مدرس تحفیظ القرآن حرم مدنی۔(۵۷)......حضرت قاری عبدالغفور مدرس تحفیظ القرآن حرم مدنی۔(۵۸)......مولانا عبدالمالک مرادآبادی، مشرف مدارس تحفیظ القرآن مدینہ۔(۵۹)......شیخ محمد خیاط واعظ تبلیغ مسجد نبوی شریف۔(۶۰)......مولانا عبدالعزیز مشرقی بن حکیم فضل محمد تلمیذ حضرت گنگوہی۔(۶۱)......مولانا حاجی غلام حسین فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور۔(۶۲)......مولانا عبدالمغیث بندی۔(۶۳)......مولانا حاجی انیس، خلیفہ حضرت شیخ الحدیث۔(۶۴)......مولانا عبدالوحید، فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور۔(۶۵)......صوفی عبداللہ بن ملا سعداللہ لاہوری۔(۶۶)......حضرت مولانا عبدالکریم۔رحمھم اللہ تعالیٰ

(بشکریہ روزنامہ اسلام)

دعائے صحت کی اپیل

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ کے فرزند ارجمند مرکز سراجیہ گلبرگ لاہور کے منتظم جناب صاحبزادہ رشید احمد مدظلہ ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔

قارئین لولاک اور تمام جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی صحت وعافیت کے لئے خصوصی دعاؤں کا اہتمام فرمائیں۔

اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے حضرت صاحبزادہ صاحب سمیت تمام مریض مسلمانوں کو صحت وعافیت سے سرفراز فرمائیں۔آمین ثم آمین!

الحاج صوفی محمد ریاض الحسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

محمد شعیب گنگوہی

الحاج صوفی محمد ریاض الحسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۲۸ء کو گنگوہ شریف میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم یہاں سے حاصل کی۔ ابتداء ہی سے دین سے محبت اور فرائض کی پابندی کے باعث خاندان میں صوفی کے نام سے معروف ہوگئے۔ قطب دوراں شاہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابرین مشائخ کے مزارات پر باقاعدگی سے علی الصبح حاضری معمولات میں شامل رہی۔ اللہ والوں اور علماء کرام کے پاس حاضری اور اکتساب فیض آپ کا مقصد زندگی تھا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں سید الاحرار حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں آرام باغ کراچی میں بھرپور کردار ادا کیا۔ تلاش شیخ میں صوفیاء کرام کے پاس حاضری اور شوق آپ کو پورے انڈیا اور پھر پاکستان میں سفر پر مجبور کرتا رہا۔ آپ کے بہنوئی حضرت مولانا محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی توجہ ولی کامل قطب زماں حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (حضرت ثانی) سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں کی جانب مبذول کرائی اور آپ ان کی ہمراہی میں خانقاہ سراجیہ کے لئے ۱۹۵۰ء میں عازم سفر ہوئے۔ خانقاہ پہنچ کر معلوم ہوا کہ حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ سفر پر ملتان اور باگڑ سرگانہ تشریف لے گئے ہیں۔ شوق ملاقات اور محبت میں فوراً ملتان کے لئے رخت سفر باندھا اور وہاں جب حضرت کے سامنے پہنچے تو حضرت نے فرمایا آگئے ہیں۔ حضرت کی توجہات آپ پر مرکوز ہوگئیں۔ بالآخر آپ کی ہمراہی میں قیام کی اجازت طلب کرکے تین روز بعد بیعت ہوگئے۔

بعد ازاں حضرت شیخ المشائخ خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ سے تجدید بیعت کرکے تادم آخر خانقاہ سراجیہ سے منسلک رہے۔ حضرت خواجہ خواجگان، خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر ۱۹۶۰ء میں صوفی ریاض الحسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں آکر آباد ہوگئے۔ یوں ساری زندگی ڈیرہ اسماعیل خان میں حضرت شیخ کے حکم پر گزاری۔ عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم رگ وپے میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ عاشق رسول ہو اور تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد سے دوری بھی ہو یہ ناممکن ہے۔ یہی عشق نبی کا جذبہ تھا جس نے صوفی ریاض الحسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قریب کیا۔ آپ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ممبر نامزد کردیا گیا۔ ساتھ ہی ضلع ڈیرہ میں بحیثیت ضلعی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت، مقام وناموس ختم نبوت کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ جن کا پورا خطہ معترف ہے اور یہ اعزاز کوئی کم نہیں کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں جید علمائے کرام اور اولیاء کامل بھی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کے محاذ پر صوفی ریاض الحسن

گنگوہی ؒ کی امارت میں متحد و متفق تھے۔قادیانیوں کی سرگرمیوں اوران کی سازشوں کو بےنقاب کرنے کے لئے بھرپور جدو جہد کی۔

۱۹۷۴ء میں جب ملک گیر تحفظ ختم نبوت تحریک کے نتیجہ میں قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز اعلان کیا تو پورے ملک کی طرح ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی عاشقان مصطفی ﷺ خوشی سے جھوم اٹھے۔خوشی کے ماحول میں ڈیرہ اسماعیل خان کے علماء،عوام کی ایک بڑی تعداد شہر کے معروف دینی ادارہ جامعہ عربیہ نعمانیہ صالحیہ میں اکٹھے تھے تو گنگوہی صاحب ؒ نے اعلان کیا کہ اب پاکستان کی منتخب قانون ساز اسمبلی کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے بعد ان کا اہل اسلام کی مسجد سے کوئی تعلق نہیں۔اس کے بعد آپ نے مسجد کے حصول کے لئے باقاعدہ قانونی جنگ کا آغاز کر دیا۔یہ بھی یاد رہے ۱۹۸۲ء میں قادیانیوں نے بذریعہ پروجیکٹر سینما سلائیڈ فلم چلا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی مذموم کوشش کی۔مرزائی مبلغ احمد علی شاہ، سید ولی احمد صادق، نائب ناظم اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ ربوہ نے کھلے عام مسلمانوں میں اپنے گمراہ کن عقائد کا پرچار کیا۔جس پر حضرت صوفی صاحب ؒ نے فوری انتظامیہ کو ان ملحدین کی گرفتاری کے لئے احتجاج کیا اور مسلمانان ڈیرہ کی کثیر تعداد موقع پر اکٹھا ہوگئی اور پولیس نے قادیانیوں کو گرفتار کر کے F.I.R نمبر ۹۸ مورخہ ۲۲ر اپریل ۱۹۸۲ء زیر دفعات ۲۹۸-اے، ۲۹۵-اے، پی پی سی سینما آٹوگراف ایکٹ ۱۹۱۸ء درج کر لی۔یہ کارروائی حضرت گنگوہی ؒ کی بروقت احتجاج پر عمل میں آئی اور پھر ان کے مقدمات کی خودنگرانی کرتے رہے۔جبکہ مرزائیوں کے وکیل مجیب الرحمن ایڈووکیٹ اسلام آباد سے مقدمہ کی پیروی کے لئے آتے رہے۔اسی مقدمہ کی پیروی کے دوران قادیانیوں نے حضرت گنگوہی ؒ کو اغواء کرنے کی ناکام کوشش کی۔حضرت کے ختم نبوت زندہ باد کے نعرہ لگانے پر مرزائی بھاگنے پر مجبور ہو گئے اوراس واقعہ کے ردعمل میں عبدالرشید قادیانی کو انتظامیہ نے فوری طور پر ضلع بدر کر دیا۔

۱۹۸۲ء میں قادیانیوں کو عدالتی حکم نامے پر بے دخل کر کے مسجد کو سیل کر دیا گیا۔مسلمانان ڈیرہ نے حضرت صوفی صاحب ؒ کی قیادت میں اگلے ہی روز مسجد کے تالے کھول کر اس میں نماز ادا کی اور پھر علماء اورفدایان ختم نبوت پر F.I.R چاک کر کے مقدمات قائم کر دیئے گئے اور تب اس مسجد کا نام مسجد ختم نبوت رکھ دیا گیا اور مسجد کو دوبارہ مقفل کر دیا گیا۔۱۹۹۰ء میں دوبارہ طلباء اور فدایان ختم نبوت نے تالے توڑ کے مسجد کو نماز کے لئے کھول دیا اور پانچ روز تک نمازیں اور جمعۃ المبارک کی ادائیگی کی گئی۔بعدازاں مقامی انتظامیہ نے زبردستی گرفتار کر کے حضرت صوفی محمد ریاض الحسن گنگوہی ؒ اور ان کے صاحبزادے محمد شعیب گنگوہی کو سنٹرل جیل ڈیرہ میں قید کر دیا اور مسجد کو ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۴۵ کے تحت سیل کر دیا گیا۔کئی روز قید

میں گزارنے کے بعد جیل سے ضمانت پر رہائی ہوئی۔لیکن عزم جوان تھا۔قانونی جنگ جاری رہی۔اسلام آباد کی عدالتوں اور پھر لاہور محکمہ اوقاف کی عدالت میں مقدمات کی پیروی جاری رکھی۔دوسری جانب قادیانیوں کے چوٹی کے وکیل اور اس طرف یہ مرد قلندر بے سروسامانی کے عالم میں دیوانہ وار مقابلہ کرتا رہا۔ بالآخر محکمہ متروکہ وقف املاک بورڈ کے چیئرمین سے حضرت صوفی صاحب ؒ نے تفصیلی ملاقات کرکے تمام حالات وواقعات سے آگاہ کیا اور اس دیرینہ مسئلہ کے حل کے لئے کیس بنا کر محکمہ کے بورڈ میں فیصلہ کے لئے دائر کیا اور پھر علماء کرام کے فتاویٰ جات کی روشنی میں ۱۹۹۹ء میں مسجد کا فیصلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حق میں سرکاری طور پر ہوگیا۔۲۰۰۰ء میں بنوں سے تعلق رکھنے والے ڈیرہ اسماعیل خان میں تعینات اسسٹنٹ کمشنر ہدایت اللہ خان نے دفعہ ۱۴۵ض ف کا فیصلہ سناتے ہوئے مسجد کو کھولنے کے احکامات صادر کردیے۔

مرحوم الحاج صوفی محمد ریاض الحسن گنگوہی ؒ نے تحریک ۱۹۸۴ء میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ملک گیر دورے کئے۔مرکزی قیادت کی ہدایت کے مطابق کوئٹہ بلوچستان کا تفصیلی دورہ فرمایا اور وہاں مختلف اجتماعات اور پریس کانفرنسوں کے ذریعہ ماحول کو تحریک ختم نبوت کے لئے سازگار بنایا۔تحریک کی کامیابی کے لئے سردھڑ کی بازی لگائی اور بالآخر وہ تحریک ۱۹۸۴ء کے صدارتی امتناع قادیانیت آرڈیننس پر اختتام پذیر ہوئی اور قادیانیوں کو اسلامی شعائر اور اصطلاحات کے استعمال سے روک دیا گیا۔جنرل مشرف کے دور میں قانون توہین رسالت ۲۹۵-سی میں ترمیم کے خلاف بھرپور انداز میں ضلع ڈیرہ اور پورے صوبہ سرحد میں جدوجہد جاری رکھی۔الحاج صوفی محمد ریاض الحسن گنگوہی ؒ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کی تحریک اور مجلس کے سالانہ پروگرام کی کامیابی میں فعال کردار ادا کرتے رہے۔

صوفی ریاض الحسن گنگوہی ؒ ڈیرہ اسماعیل خان کے روح رواں تھے۔ڈیرہ کے سلگتے مسائل پر ڈیرہ انتظامیہ سے ملاقات اور مذاکرات اور ان کے حل کے لئے کوشاں رہتے تھے۔پبلک ایکشن کمیٹی کے نام سے تنظیم قائم کرکے بھرپور جدوجہد کی اور ہر میدان میں کامیابی کے جھنڈے گاڑے۔صوفی صاحب ؒ نہ جھکنے والے اور نہ بکنے والے رہنما تھے۔منافقت اور کینہ پروری ان کے اندر نہ تھی۔صاف گو اور غلط بات کو منہ پر کہہ دینے میں کوئی امر مانع نہ رکھتے تھے۔ان پر ایسا رنگ چڑھا تھا کہ وہ کسی بڑے کے بڑے سے بھی مرعوب نہ ہوتے تھے۔حق بات کہہ کر ہی ٹلتے تھے۔ہمیشہ سفید لباس ہی زیب تن کرتے تھے اور سنت کی اتباع، تہجد کی پابندی، تلاوت کلام اللہ، وظائف واوراد کا معمول تھا۔

حضرت صوفی صاحب ؒ ہر قسم کا ریکارڈ محفوظ رکھتے تھے۔کوئی کاغذ کہیں نہ ملے آپ کے پاس محفوظ ہوتا تھا۔۱۹۸۶ء میں عظمت صحابہؓ تحریک میں بھرپور کردار ادا کیا اور اپنے مشن سے نہ ہٹے اور ۶۰ روز تک ہری پور جیل میں قید وبند کی تکلیف برداشت کی۔حضرت شیخ الحدیث مولانا علاؤالدین ؒ کے ساتھ

خصوصی الفت ومحبت تھی۔ جیل میں بھی ان کے ساتھ ہی بستر تھا اور جب بھی حضرت کو مسئلہ درپیش ہوتا فوراً گنگوہی صاحب ؒ کو بلواتے اور مشاورت فرماتے۔ گنگوہی صاحب ؒ بھی ان کی ملاقات کے لئے بے قرار رہتے تھے۔ ہر تحریک، ہر جلسہ، ہر مجلس اور میٹنگ میں حضرت شیخ الحدیث ؒ کے ساتھ ساتھ رہتے تھے۔ سنی مجلس عمل کے نام سے تنظیم قائم کی اور مولانا قاضی سعید صاحب ریٹائرڈ پبلٹی آفیسر اس کے امیر اور آپ اس کے ناظم اعلیٰ تھے۔ ڈیرہ کی مساجد میں اصلاحی پروگرامز اور دروس کا سلسلہ شروع کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ دلی محبت اور تعلق تھا کہ اسلاف کی جماعت ہونے کی وجہ سے حضرت مفتی محمود ؒ کے ساتھ بھرپور کام کیا۔ ان کے ساتھ ۱۹۷۰ء کے الیکشن اور تمام پروگرامز میں ساتھ دیا اور بعد میں بھی اکابر علماء دیوبند کے ساتھ تعلق کو ہمیشہ قائم رکھا۔

حضرت مولانا سید حامد میاں ؒ مہتمم جامعہ مدینہ لاہور کے ساتھ کافی گہرا تعلق تھا۔ لاہور جانا ہوتا تو حضرت سے ملاقات ضرور ہوتی تھی۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی ؒ کیونکہ حضرت صوفی صاحب ؒ کے والد گرامی صوفی نواب الحسن گنگوہی ؒ کے پیرومرشد تھے۔ ان کے ساتھ دیرینہ تعلق اور ڈیرہ میں حضرت کی آمد ہوتی تو صوفی صاحب ؒ کی رہائش گاہ پر بھی خصوصی اہتمام ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت کی دعوت کی گئی۔ حضرت درخواستی ؒ کی محفل میں جتنے حاضرین موجود تھے حضرت نے اعلان کردیا کہ چلو گنگوہی صاحب ؒ کے ہاں دعوت ہے۔ انتظام محدود لوگوں کا تھا۔ گنگوہی صاحب ؒ نے حضرت کے کان میں کھانے کے محدود انتظام کے حوالہ سے آگاہ کیا۔ حضرت نے اپنا رومال عنایت کیا کہ اس سے دیگچی کو ڈھانپ دیں اور نکال نکال مجھے دیں اور رومال بالکل نہ ہٹائیں۔ ایسا ہی کیا گیا۔ حضرت تقسیم کرتے رہے اور تمام حاضرین محفل نے سیر ہوکر کھانا کھایا اور کوئی پریشانی نہ ہوئی۔

حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کی نسبت سے ان کے صاحبزادگان سے خصوصی تعلق تھا۔ ملتان میں حضرت صوفی صاحب ؒ تشریف لے جاتے تو ان کے ہاں ضرور جاتے اور حضرت شاہ صاحب ؒ کے صاحبزادگان میں سے جو بھی ڈیرہ تشریف لاتا تو گنگوی صاحب ؒ کو خصوصی طور پر بلوایا جاتا۔

الغرض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر پورے صوبہ کی تنظیم بندی میں فعال کردار ادا کیا۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ کو دورے کرائے اور دوا شاہ عالم تک پروگرامز کئے اور مولانا نور محمد ؒ وزیر وانا والے اس ساری مساعی میں اور دورہ میں ہمراہ رہے۔ مولانا غلام محمد ؒ آف ٹانک امیر عالمی مجلس ختم نبوت کی معیت میں ٹانک کے علماء بھی ہمراہ تھے۔ ردقادیانیت میں چلنے والی تینوں تحاریک ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء میں اہم کردار ادا کیا۔ ختم نبوت کانفرنسوں چنیوٹ اور چناب نگر میں بمعہ قافلہ شرکت فرماتے تھے۔

قادیانیوں کی حمایت کرنے کا انجام ...... حمزہ علی عباسی برطرف

رپورٹ: مولانا محمد وسیم اسلم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد!

مشکوٰۃ شریف میں کتاب العلم کی ایک روایت ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ علماء کے ختم ہونے سے (آخر زمانہ میں) علم بھی ختم ہوتا جائے گا۔ لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنائیں گے۔ ان سے مسائل پوچھے جائیں گے۔ وہ لوگ بغیر علم کے فتوے دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(مشکوٰۃ ج۱ ص۳۳)

رمضان المبارک کی صورتحال کو سامنے رکھیں تو بیسیوں ٹی وی چینلوں پر ’’رمضان ٹرانسمشن‘‘ کے نام سے جو پروگرام منعقد ہوئے ان پروگراموں میں اکثر ’’رمضان ٹرانسمشن‘‘ کے میزبان اداکار، فنکار اور گلوکار متعین تھے۔ جنہوں نے اپنے اپنے طور طریقوں سے نہ صرف رمضان المبارک کے مقدس ماحول کو پامال کیا بلکہ آئین اور مذہب کی نظریاتی سرحدوں کو عبور کرنے کی ناپاک جسارت کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ رمضان ٹرانسمشن کی خصوصی نشریات میں جہاں دیگر شعائر اسلامی کا تمسخر اڑایا گیا، وہاں ایک سوچے سمجھے پروگرام کے تحت ۱۳؍جون ۲۰۱۶ء کو آج ٹی وی کے اینکر پرسن حمزہ علی عباسی نے نہ صرف مذہبی بلکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آئینی سرحدوں کو پامال کیا۔ حمزہ علی عباسی کو شاید علم نہیں کہ ابتدائی جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف سب سے پہلے ایک اسلامی ریاست ’’ریاست مدینہ‘‘ نے ہی فیصلہ کیا تھا۔ اس کے علاوہ ہمارے وطن عزیز کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے نہ کہ یہ کوئی لبرل ملک ہے جہاں مذہب کی کوئی قید نہ لگائی جاسکتی ہو۔ اسلامی ریاست کی اوّلین ذمہ داری ہے کہ وہ مذہبی سرحدوں کی حفاظت کرے۔ علماء مسئلہ بتاسکتے ہیں۔ لیکن نفاذ اتھارٹی صرف ریاست کے پاس ہوتی ہے۔

بہرحال اس ناگہانی واقعہ کے بعد ۱۴؍جون ’’امت‘‘ اخبار کراچی کے صفحات پر علماء کی طرف سے اس واقعہ کی بھرپور مذمت کی گئی۔ ۱۴؍جون کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا کی طرف سے چیئرمین پیمرا کے نام ایک کھلا خط لکھا گیا۔ جو ۱۶؍جون کو روزنامہ ’اسلام‘ کے ادارتی صفحہ پر شائع ہوا۔ پھر دیگر اخبارات میں بھی یہ کھلا خط شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے حمزہ علی عباسی کے خلاف قانونی کارروائی کرانے کا مطالبہ کیا۔۔ جو کھلا خط چیئرمین پیمرا کے نام شائع ہوا وہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

بخدمت جناب چیئرمین پیمرا پاکستان، اسلام آباد

جناب عالی!

۱۳رجون ۲۰۱۶ء ''آج ٹی وی'' کی رمضان نشریات کے اینکر پرسن حمزہ علی عباسی نے اپنی نشریات میں کہا کہ ریاست کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی کو غیرمسلم قرار دے۔

جناب عالی! جب سے مرزاغلام احمد قادیانی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا، اس روز سے علماء کرام، مولانا پیر مہر علی شاہؒ، مولانا عبداللہ لدھیانویؒ، مولانا نذیر حسین دہلویؒ، مولانا احمد رضا خانؒ، مولانا علی الحائریؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور مولانا غلام دستگیرؒ ایسے اپنے وقت کے جید علماء کرام نے مرزاغلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو مسلم امت سے علیحدہ قرار دیا۔ پاکستان کی پارلیمنٹ، پاکستان کے سپریم کورٹ، رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ، جنوبی افریقہ کے سپریم کورٹ غرض جتنے بھی کسی متنازعہ مسئلہ کو طے کرنے کے فورم تھے۔ جب قادیانی کیس ان کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے قادیانیوں کو ملت اسلامیہ کا کبھی حصہ قرار نہ دیا۔

۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ کی کارروائی میں قادیانی جماعت نے خود درخواست کر کے اس میں شرکت کی اجازت حاصل کی۔ اس وقت قادیانی جماعت کے چیف گرو مرزاناصر نے یہی بحث اٹھائی کہ کسی حکومت کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی کو کافر قرار دے۔ مرزاناصر سے کہا گیا کہ پاکستان کے آئین میں درج ہے کہ اس کا صدر مسلمان ہوگا۔ اگر ایک ہندو خود کو مسلمان کہہ کر پاکستان کی صدارت کے الیکشن میں حصہ لے کہ وہ مسلمان ہے تو اس کے متعلق حکومت یا عدالت کو حق حاصل ہے کہ نہیں کہ وہ فیصلہ کریں کہ یہ مسلمان ہے یا نہیں؟ کوٹہ سسٹم کے تحت ایک یونیورسٹی یا کالج یا کسی سرکاری ادارہ میں ایک غیرمسلم خود کو مسلمان کہے تو کیا اس کے متعلق ادارہ کے سربراہ یا عدالت کو حق حاصل ہے یا نہ کہ وہ یہ فیصلہ کریں کہ یہ شخص مسلمان ہے یا نہ؟ غرض تفصیلی بحث کے بعد مرزاناصر کو تسلیم کرنا پڑا کہ ہاں! حکومت یا ادارہ کو ایسا کرنے کا حق حاصل ہے۔

جناب عالی! آج قومی اسمبلی کی اس بحث کا تمام سرکاری ریکارڈ خود حکومت نے شائع کر دیا ہے۔

توجہ طلب یہ امر ہے کہ مرزاقادیانی کا یہ کہنا کہ ''جس شخص کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ اور جہنمی ہے۔'' اسی طرح قادیانی جماعت کے دوسرے چیف گرو مرزامحمود نے ''آئینہ صداقت'' نامی کتاب میں لکھا کہ ''جو شخص مرزاقادیانی کو نہیں مانتا، اگرچہ اس نے مرزا کا نام بھی نہ سنا ہو وہ کافر ہے۔'' پھر مرزاغلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزابشیراحمد قادیانی کا اپنی کتاب ''کلمۃ الفصل'' میں کہنا کہ ''مرزا کے نہ ماننے والے نہ صرف کافر بلکہ پکے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج

کے بدخواہ اور اس کو ختم کرنے والے کبھی اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ بقول علامہ اقبال مرحوم ”قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے اور ختم نبوت میں امت کی وحدت کا راز مضمر ہے۔“ ان حقائق پر غور کر کے اس گہری چال کا انسداد کیا جائے۔ شکریہ! اللہ وسایا

(مبلغ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

چنانچہ ملک بھر سے علماء نے اس واقعہ کی مذمت کی۔ ۱۸؍جون کو کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما قاضی احسان احمد، جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر قاری محمد عثمان اور دیگر علماء کے وفد نے آج نیوز کے سی.ای.او جناب شہاب زبیری سے ملاقات کی۔ حمزہ علی عباسی کی عقیدہ ختم نبوت کے قانون کے خلاف ہرزہ سرائی سے پیدا ہونے والی سنگین صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے حمزہ علی عباسی کو آج ٹی.وی چینل سے فارغ کرنے کا مطالبہ کیا۔ ۱۹؍جون کو روزنامہ ”اسلام“ کے ادارتی صفحات پر ایک مضمون اور ایک خصوصی رپورٹ شائع ہوئی جس میں چیئرمین پیمرا کی طرف سے غیر منصفانہ فیصلہ سامنے آیا۔ ذیل میں ۱۹؍جون کو شائع ہونے والے دونوں مضامین ملاحظہ فرمائیں:

قادیانیت نوازی ...... کچھ قرینے بھی ہوتے ہیں حصول داد کے

ٹائم بم (Time Bomb) مقررہ وقت پر پھٹنے والے بم کو کہا جاتا ہے۔ ایمان اور عقیدے کے معاملات ایسے حساس ہوتے ہیں، انہیں بودے دلائل کے سہارے زیر بحث لایا جائے تو ٹائم بم کی طرح پھٹتا ہے اور سب کچھ تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ اور ایمان کی بنیاد ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا خاتم النّبیین ہونا قرآن وسنت سے ثابت ہے۔ سورۂ احزاب میں اللہ کا ارشاد ہے:

”محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں۔“

خود رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”انا خاتم النّبیین لا نبی بعدی“ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے ایک عمارت کی مثال دے کر ارشاد فرمایا کہ میں نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ ہوں۔ آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے۔ اسی طرح اور بہت سی احادیث سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت ہے۔ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی، سجاح اور دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف دور صدیقی میں جہاد اس بات کا ثبوت ہے کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی ظلی اور بروزی نبی کی گنجائش نہیں ہے۔ ایسے عقیدے کے حامل مسلمان نہیں۔

برصغیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کو ترک جہاد کے لئے انگریز نے اتارا اور پھر اس سے امت مسلمہ

کے بدخواہ اور اس کو ختم کرنے والے کبھی اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ بقول علامہ اقبال مرحوم ''قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے اور ختم نبوت میں امت کی وحدت کا راز مضمر ہے۔'' ان حقائق پر غور کر کے اس گہری چال کا انسداد کیا جائے۔ شکریہ!

اللہ وسایا

(مبلغ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

چنانچہ ملک بھر سے علماء نے اس واقعہ کی مذمت کی۔ ۱۸رجون کو کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما قاضی احسان احمد، جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر قاری محمد عثمان اور دیگر علماء کے وفد نے آج نیوز کے سی.ای.او جناب شہاب زبیری سے ملاقات کی۔ حمزہ علی عباسی کی عقیدہ ختم نبوت کے قانون کے خلاف ہرزہ سرائی سے پیدا ہونے والی سنگین صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے حمزہ علی عباسی کو آج ٹی.وی چینل سے فارغ کرنے کا مطالبہ کیا۔ ۱۹رجون کو روزنامہ ''اسلام'' کے ادارتی صفحات پر ایک مضمون اور ایک خصوصی رپورٹ شائع ہوئی جس میں چیئرمین پیمرا کی طرف سے غیر منصفانہ فیصلہ سامنے آیا۔ ذیل میں ۱۹رجون کو شائع ہونے والے دونوں مضامین ملاحظہ فرمائیں:

قادیانیت نوازی ...... کچھ قرینے بھی ہوتے ہیں حصول داد کے

ٹائم بم (Time Bomb) مقررہ وقت پر پھٹنے والے بم کو کہا جاتا ہے۔ ایمان اور عقیدے کے معاملات ایسے حساس ہوتے ہیں، انہیں بودے دلائل کے سہارے زیر بحث لایا جائے تو ٹائم بم کی طرح پھٹتا ہے اور سب کچھ تباہ و برباد کردیتا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ اور ایمان کی بنیاد ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا خاتم النّبیین ہونا قرآن و سنت سے ثابت ہے۔ سورۂ احزاب میں اللہ کا ارشاد ہے:

''محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں۔''

خود رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''انا خاتم النبیین لا نبی بعدی'' میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے ایک عمارت کی مثال دے کر ارشاد فرمایا کہ میں نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ ہوں۔ آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔ اسی طرح اور بہت سی احادیث سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت ہے۔ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی، سجاح اور دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف دور صدیقی میں جہاد اس بات کا ثبوت ہے کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی ظلی اور بروزی نبی کی گنجائش نہیں ہے۔ ایسے عقیدے کے حامل مسلمان نہیں۔

برصغیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کو ترک جہاد کے لئے انگریز نے اتارا اور پھر اس سے امت مسلمہ

کے متفقہ عقیدے پر ضرب لگانے کی سعی لاحاصل کی۔ برصغیر کی تقسیم سے قبل ہی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ اور اس قبیل کے علماء نے قادیانیت کو چیلنج کیا اور دلائل و براہین کے ذریعے اس کے تاروپود بکھیرے۔ قیام پاکستان کے بعد تمام مکاتب فکر کے علماء نے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے طویل جدوجہد کی اور زنداں کی صعوبتیں کاٹیں اور بے شمار مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت اس کی شاہد ہے۔ پھر دوبارہ ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت چلی۔ جس کے نتیجے میں یہ معاملہ قومی اسمبلی کے فلور پر آیا اور اس وقت کے قادیانی سربراہ مرزا ناصر اور اس کے ساتھیوں کو مکمل مواقع فراہم کئے گئے کہ وہ اپنا مؤقف اسمبلی میں پیش کریں۔ قومی اسمبلی میں بحث کا سلسلہ دو ماہ کے لگ بھگ جاری رہا اور قومی اسمبلی کے ۱۲۶ جلاسوں کی چھیانوے نشستیں ہوئیں اور دو ماہ اگست کے پہلے عشرے (۵؍اگست) سے شروع ہونے والی مرزا ناصر پر جرح وقفے وقفے سے ۳۱؍اگست تک جاری رہی۔ یہ جرح ۴۰ گھنٹوں سے زائد کے دورانیے پر مشتمل تھی۔ جس میں اٹارنی جنرل آف پاکستان یحیٰ بختیار نے مرزا ناصر سے جو سوالات کئے وہ قادیانیوں کے سربراہ غلام احمد قادیانی کی کتابوں کے حوالہ جات پر مشتمل تھے۔ جس میں امت مسلمہ کے بارے میں آنجہانی کے جو عقائد تھے وہ بیان کئے اور پھر ان حوالوں کی تصدیق بھی مرزا ناصر سے چاہی جس پر اس نے ان کہیں بلاواسطہ تصدیق کی اور کہیں بالواسطہ مرزا ناصر احمد نے اسمبلی کے فلور پر جو باتیں کیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کی بات کو نہ ماننے والا کافر ہے، چاہے وہ حضرت محمد ﷺ کو مانتا ہو۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ غیر احمدیوں سے رشتہ حرام ہے۔ غلام احمد (نعوذ باللہ) حضرت محمد ﷺ سے ''افضل'' ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد جو یہ کہے کوئی نبی نہیں آئے گا وہ جھوٹا ہے۔ قادیانی وزیر (ظفر اللہ) نے قائداعظم کی نماز جنازہ اس لئے نہیں پڑھی کہ وہ ہمارے خلاف فتویٰ دینے پر خاموش رہے۔ اسمبلی قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کردے تو ہمیں اعتراض نہ ہوگا۔

اس کے بعد بھی اگر یہ سوال اٹھایا جائے کہ کسی کو کافر قرار دینا پارلیمنٹ یا ریاست کا حق نہیں تو ایسے لوگوں کی عقل پر ماتم ہی کیا جاسکتا ہے۔ جب مرزا ناصر کے مرزا غلام احمد کے نبوت کے منکرین کو کافر کہنا مانا اور اسے خاتم الانبیاء ﷺ سے (نعوذ باللہ) افضل قرار دیا۔ عقیدۂ ختم نبوت رکھنے والوں کو کذاب، قائداعظم پر بھی بالواسطہ کفر کا فتویٰ لگایا اور پارلیمنٹ کے حق کو تسلیم کیا کہ وہ قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے سکتی ہے تو پھر یہ دلیل ''تارعنکبوت'' سے زیادہ کیا حیثیت رکھتی ہے؟ اگر قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے عقائد سے براہ راست آگاہی حاصل کر کے متفقہ فیصلہ کیا تو پھر اسے تسلیم نہ کرنا اور بار بار زیر بحث لانے کی منطق کیا ہے؟ عقیدہ ختم نبوت جب اسلام کے عقائد کا حصہ ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ اس کا انکار کرکے مسلمان کہلانے پر مصر ہوں۔ قرآن مجید میں واضح حکم دیا گیا ہے کہ اے ایمان والو! اسلام میں پورے

پورے داخل ہو جاؤ۔ آپ مسلمان ہیں تو پھر اسلام کے تمام احکامات کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اس کے کسی حکم کو چیلنج کرنے کا حق کسی دین سے نابلد اسکالر کو کیسے دیا جا سکتا ہے۔

مغرب جس کا حق نمک ادا کرنا ان کا معمول ہے، وہاں مذہب اور دنیوی معاملات الگ الگ ہیں۔ اسے ہر شخص کا ذاتی معاملہ قرار دیا جاتا ہے۔ جب کہ اسلام زندگی کے ہر شعبے کے متعلق رہنمائی مہیا کرتا ہے۔ ”میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو“ کا اختیار کسی کو حاصل نہیں۔ وہ اسلام کے دائرے میں آتا ہے تو اسے سارے احکامات ماننے ہوں گے، چاہے اسے پسند ہوں یا نہ ہوں۔ اسی طرح آپ ریاست اور اس کے قوانین کی بات کرتے ہیں کہ اسے اختیار نہیں کہ وہ کسی کو کافر یا مسلمان قرار دے، غیر مسلم پارلیمنٹ جو قوانین بنائے، چاہے وہ شراب کی اجازت دے، ہم جنسیت کو جائز قرار دے اور زنا بالرضا کو قانونی قرار دے تو اسے آسمانی صحیفہ سمجھ کر ٹی. وی چینلز پر اکھاڑے سجانے والے بنیاد بنا کر یہاں بھی اجازت گناہ مانگیں تو انہیں کوئی لگام دینے والا نہ ہو، بلکہ انہیں تحفظ دیا جائے تو ایک مسلم اور نظریاتی ممالک کی اسمبلی اور ریاست کو یہ اختیار کیسے نہیں کہ وہ امت مسلمہ کے متفقہ عقیدہ کو قانونی شکل دے اور اس کا نفاذ کرے؟

ایک متفقہ عقیدے کو بحث و مباحثہ کا موضوع بنا کر متنازعہ بنانے کی مساعی کی اجازت ہر کہ ومہ کو دی جا سکتی ہے؟ پھر قادیانی پاکستان میں رہنا بھی چاہتے ہیں اور ملکی قوانین کی پابندی سے بری الذمہ بھی ہونا چاہتے ہیں۔ کیا کسی اور ملک میں اجازت ہوتی ہے کہ آپ اس میں آباد بھی ہوں اور یہ بھی کہیں کہ اس ملک یا شہر کے صرف من پسند قوانین کو مانوں گا کبھی یہ ”باشتیے“ اپنے ممدوح امریکا میں ہی یہ کر کے دیکھیں تو انہیں اس طرح کی آزادی ملے گی یا جیل کی ہوا کھانا ان کا مقدر ہوگا۔ عقیدۂ ختم نبوت اسلامی معاشرے کی نظریاتی شناخت ہے۔ اس پر ضرب لگانے کے لئے اس وقت کا چناؤ اس لئے کیا گیا کہ تہذیب مغرب کے ذریعے نسل نو کو مذہب سے بے زار کر دیا گیا ہے اور دینی قوتیں بھی دفاعی انداز اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ایسے میں دیکھا جائے کہ ان کا وار نشانے پر بیٹھتا ہے یا خالی جاتا ہے۔ لیکن انہیں معلوم ہوگیا کہ نئی نسل تمام تر خرابیوں کے باوجود عقیدے اور ایمان پر کسی ضرب کو برداشت نہیں کرے گی۔

ایک شخص اور اس کی ذریت کہے کہ ہم مسلمان ہیں اور تم سب کافر ہو۔ آپ جیسے ایمان فروش پھر بھی انہیں مسلمان کہنے پر مصر ہوں تو پھر مفہوم واضح ہے کہ اب اکثریت کو کافر کہنے والوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ آپ ایک اقلیت کے لئے نظریاتی شناخت پر بھی وار کریں۔ ریاست اور پارلیمنٹ سے قانون سازی کا حق چھیننے کی جہالت کا ارتکاب بھی کریں جبکہ اسی اقلیت کے رہنما پارلیمنٹ کے اس حق کو تسلیم بھی کرے۔ وہ کسی کو دائرہ اسلام سے دلائل کی روشنی میں خارج قرار دے سکتی ہے تو پھر اس دانش پر ماتم ہی کیا جا سکتا ہے۔

تنخواہ کا حق ادا کرنے کے لئے اور بھی بہت سے راستے ہیں۔ ’’مصنفات‘‘ کو چھیڑنا اور پھر عقیدہ وایمان سے چھیڑ کر کے ’’داد‘‘ وصول کرنا کیا قرین انصاف ہے؟ اعتبار ساجد کے بقول۔

کچھ قرینے بھی تو ہوتے ہیں حصول داد کے
فکر میں گہرائی لفظوں میں روانی چاہئے

(پروفیسر عبدالواحد سجاد، روزنامہ ’’اسلام‘‘ مورخہ ۹؍جون ۲۰۱۶ء ص۴)

دینی وسیاسی جماعتوں نے پیمرا کا فیصلہ غیر منصفانہ قرار دے دیا

پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) نے رمضان ٹرانسمیشن میں ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کرنے پر دو ٹی وی چینلز کے میزبانوں پر فوری طور پر پابندی عائد کردی ہے۔ پیمرا کی جانب سے جاری ہونے والے بیان کے مطابق ٹی وی ون کے پروگرام ’’عشق رمضان‘‘ کے میزبان شبیر ابوطالب اور آج ٹی وی کے پروگرام ’’رمضان ہمارا ایمان‘‘ کے میزبان حمزہ علی عباسی پر فوری طور پر پابندی عائد کردی ہے۔ پیمرا کے مطابق انہیں موصول ہونے والی شکایات پر یہ اقدام کیا گیا۔ پیمرا کے مطابق دونوں ٹی وی چینلز اپنے پروگرام کسی دوسرے میزبان کے ذریعے جاری رکھ سکتے ہیں لیکن میزبان شبیر ابوطالب، حمزہ علی عباسی اور ایک شریک گفتگو کوکب نورانی اوکاڑوی نے اگر کسی اور ٹی وی چینل پر اس موضوع پر یا کوئی اور متنازع گفتگو کی تو اس چینل کے پروگرام کو بند کردیا جائے گا۔ یاد رہے کہ حمزہ علی عباسی نے رمضان ٹرانسمیشن کے دوران قادیانیوں کے مسئلے پر آئین پاکستان پر تنقید کی تھی۔ جس کے بعد انہیں سوشل میڈیا پر شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ بعدازاں نیوز ون ٹی وی پر ’’عشق رمضان‘‘ پروگرام کے میزبان شبیر ابوطالب نے مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی سے اس مسئلے پر ان کی رائے لی۔ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی نے حمزہ علی عباسی کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ روزنامہ ’’اسلام‘‘ نے اس حوالے سے مختلف مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے بات چیت کی۔ رہنماؤں نے پیمرا کی جانب سے نجی ٹی وی چینلز کے پروگرامات پر پابندی کے فیصلے کو غیر منصفانہ قرار دے کر مسترد کردیا ہے۔ رہنماؤں کے مطابق پیمرا کا فیصلہ انصاف کے تقاضوں کے منافی ہے۔ پیمرا نے عوامی شکایات پر حمزہ علی عباسی کے خلاف کارروائی کی ہے۔ جبکہ ہمارا مطالبہ تھا کہ نہ صرف حمزہ علی عباسی کے پروگرام پر پابندی عائد کی جائے بلکہ ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی بھی کی جائے۔ لیکن پیمرا نے ان کے ساتھ ساتھ شبیر ابوطالب کے پروگرام پر بھی پابندی عائد کردی اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے خلاف بھی کارروائی کی ہے، جسے ہم مسترد کرتے ہیں۔

جمعیۃ علمائے اسلام سندھ کے نائب امیر قاری محمد عثمان نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون کا تحفظ ہمارا ایمان ہے۔ مسلمان چاہے کتنا ہی کمزور عمل والا ہو، لیکن وہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتا۔انہوں نے کہا کہ قادیانی نوازٹولے کو لگام دی جائے ورنہ عاشقان رسول تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔انہوں نے کہا کہ ہمارا امتحان نہ لیا جائے یہ ملک آقا ﷺ کے غلاموں کا ہے اور یہاں پر نہ خلاف اسلام کوئی قانون بن سکتا ہے اور نہ ہی تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے قانون کو ختم کیا جاسکتا ہے۔اگر کسی کو وطن عزیز کا اسلامی تشخص برداشت نہیں تو پھر ان کے پاس چلا جائے جن کے ایجنڈے پر وہ کام کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ پیمرا صرف نوٹس نوٹس کھیل رہی ہے۔رمضان سے متعلق پروگرامات میں شرمناک حرکات کی جارہی ہیں لیکن پیمرا کا کوئی کردار نظر نہیں آرہا۔انہوں نے کہا پیمرا نے شبیر ابوطالب کے پروگرام پر پابندی لگا کر یکطرفہ فیصلہ کیا ہے جس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں۔

جماعت اسلامی سندھ کے امیر ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی نے پیمرا کی جانب سے ایک نجی ٹی وی (آج) کے ایک متنازعہ پروگرام پر پابندی عائد کرنے والے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے دیر آید درست آید قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ بعض چینلز ریٹنگ کی دوڑ میں اپنی نشریات میں ماہ صیام کا تقدس پامال اور اسلام وشعائر اسلام کا مذاق اڑارہے ہیں۔وہ طے شدہ معاملات جس پر تمام مسالک کا اتفاق ہے ان کو ٹی وی پر متنازعہ کرکے پیش کرنے سے سوسائٹی میں انتشار پھیل رہا ہے۔رمضان ٹرانسمیشن جیسے پروگرامات جید علمائے کرام کے ذریعے کرا کر عوام خصوصی طور پر نسل نو کو اسلامی تعلیم وتربیت دینے کی بجائے فنکاروں اورادا کاروں کے حوالے کرکے ماہ مقدس اور خاص طور پر نسل نو کے ساتھ سنگین مذاق کیا جارہا ہے۔محب وطن اور دین سے محبت کرنے والے لوگوں کے زبردست احتجاج پر متنازعہ پروگرام پر پابندی ایک خوش آئند قدم ہے۔ملک کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں کی حفاظت مذکورمتنازعہ پروگرامات کے خلاف آواز بلند کرنے سے لے کر امت کی ترجمانی تک، روزنامہ ”امت“ کے کردار کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ اس حوالے سے امت کی پوری ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے۔انہوں نے امید ظاہر کی کہ پیمرا آئندہ بھی اس طرح کی نشریات کا نوٹس لے کر اپنی بیداری وذمہ داری کا ثبوت دے گا۔انہوں نے کہا کہ شبیر ابوطالب کے پروگرام پر اس بنیاد پر کارروائی کرنا کہ انہوں نے عوامی جذبات کے حق میں پروگرام میں کیا تھا اور اس پروگرام میں قانون تحفظ ناموس رسالت کے حق میں بات کی تھی، سراسر ناانصافی ہے۔

جمعیۃ علمائے پاکستان کے جنرل سیکرٹری شاہ اویس نورانی نے کہا کہ پیمرا کا فیصلہ ناانصافی پر مبنی ہے۔ہم اس فیصلے کو مسترد کرتے ہیں۔قانون تحفظ ناموس رسالت پر ہم اپنا سب کچھ قربان کرسکتے ہیں۔

پیمرا نے عوامی شکایات پر حمزہ علی عباسی کے خلاف کارروائی کی ہے جب کہ ہمارا مطالبہ تھا کہ نہ صرف حمزہ علی عباسی کے پروگرام پر پابندی عائد کی جائے بلکہ ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی بھی کی جائے۔ لیکن پیمرا نے ان کے ساتھ ساتھ شبیر ابوطالب کے پروگرام پر پابندی عائد کردی اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے خلاف بھی کارروائی کی ہے۔ جسے ہم مسترد کرتے ہیں۔ کیونکہ ان دونوں نے قانون تحفظ ناموس رسالت کے حق میں بات کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ ہمارے ایمان کی بنیاد ہے اور اس پر کوئی سمجھوتا نہیں ہوگا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کے حق میں بات کرنے والے کے ساتھ کھڑے ہیں۔ پیمرا کسی ٹی وی چینل کی نشریات چاہے بند کرے یا کھولے عوام قانون تحفظ ناموس رسالت کی حفاظت کرنا جانتے ہیں اور اس حوالے سے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پیمرا کے اس یکطرفہ فیصلے کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ حمزہ علی عباسی کے پروگرام کے خلاف عوام نے ہر سطح پر احتجاج کیا تھا۔ کیونکہ انہوں نے نہ صرف عوامی جذبات مجروح کئے تھے بلکہ ایک طے شدہ آئینی مسئلے پر بات کرکے غیروں کو خوش کرنے کی کوشش کی تھی۔ لہٰذا پیمرا کو اپنے فیصلے پر نظرثانی کرنی چاہئے۔

جماعۃ الدعوۃ کراچی کے امیر ڈاکٹر مزمل اقبال ہاشمی کا کہنا ہے ٹی وی چینلز کے بیہودہ ٹرانسمیشن سے رمضان کا تقدس پامال ہورہا ہے۔ ماہ رمضان عبادات کا مہینہ ہے۔ لیکن ٹی وی چینلز سے کمرشلائز بنا کر لوگوں کے ایمان وعقائد سے کھیل رہے ہیں۔ سحر وافطار میں عبادات کی ترغیب کے بجائے قوم کو اداکاروں کے پیچھے لگادیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حمزہ علی عباسی کی جانب سے ختم نبوت پر سوالات اٹھانا کسی صورت بھی برداشت نہیں کرسکتے۔ پیمرا کی جانب سے انہیں نوٹس بھیجنا لائق تحسین اقدام ہے۔

تاہم پیمرا تمام چینلز کو ایک ہی لاٹھی سے نہ ہانکے۔ نیوز ون کے پروگرام میں عقیدہ ختم نبوت کے حق میں بات کرنے پر بھی نوٹس جاری کئے گئے ہیں، جو کہ درست نہیں ہے۔ مزمل اقبال ہاشمی نے کہا کہ پیمرا رمضان ٹرانسمیشن کے نام پر بیہودہ اور آئین وشریعت سے متصادم پروگرامات کا راستہ روکے۔ علماء کرام بھی ایسے پروگرامات میں شرکت نہ کریں، جہاں رمضان میں بیہودگی کو رواج دیا جارہا ہو۔ ٹی وی چینلز مالکان ماہ رمضان کے تقدس کا خیال رکھتے ہوئے اصلاح پر مبنی پروگرامات کو رواج دیں۔ اگر یہ سلسلہ نہ روکا تو عوام ان چینلز کو دیکھنا ترک کردیں۔

(چنانچہ آج ٹی وی سے قادیانیوں کی حمایت کرنے والے حمزہ علی عباسی کو علیحدہ کردیا گیا۔ جبکہ شبیر ابوطالب ہاشمی اور علامہ کوکب نورانی کو بحال کردیا گیا۔ الحمدللہ! یوں حق غالب اور باطل مغلوب ہوا۔)

مرزائی نبوت کا سنگ بنیاد کس کوچے میں رکھا گیا

ماسٹر تاج الدین انصاری ؒ

مالک حقیقی نے معلم الملکوت کو نافرمانی کے جرم میں جب راندہ درگاہ ایزدی قرار دیا تو شان بے نیازی سے اس کی یہ درخواست بھی قبول فرمائی کہ وہ بندگان خدا کو بھٹکا سکتا ہے تو بے شک یہ بھی کر دیکھے۔ اللہ کے نیک بندے، شیطان لعین کے مقابلہ کے لئے کافی ہیں۔ روز اوّل سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ مالک کل ہر جگہ موجود ہے اور شیطان بھی انسانوں کو سبز باغ دکھا کر ہر آن گمراہ کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔

ایک مرتبہ کی بات ہے کہ ہمارے ہاں لدھیانہ میں مرزا قادیانی آنجہانی حکیم نورالدین کے ہمراہ محلّہ جدید میں ایک شخص منشی احمد جان کے ہاں وارد ہوئے۔ حکیم نورالدین، منشی احمد جان کے داماد تھے۔ منشی احمد جان اس محلّہ کے مشہور و معروف آدمیوں میں سے تھے۔ لدھیانہ ایک تاریخی شہر ہے۔ یہاں کابل شہزادے، جھجرے کے نواب اور کشمیر کے مشہور خاندانوں کے لوگ آباد تھے۔ اکثر امراء کے مکانوں پر علمی مجلسیں ہوتیں۔ مرزا قادیانی تو معمولی قابلیت کا انسان تھا۔ مگر جن لوگوں نے حکیم نورالدین کے علمی مباحث سنے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ شخص کس قدر حاضر جواب شاطر اور علم مجلس کے زیور سے آراستہ وپیراستہ تھا۔

انہی دنوں جب یہ بیوپاری قافلہ پیری کا جال پھیلانے کی غرض سے لدھیانہ آیا ہوا تھا۔ تحصیل جگراؤں میں ایک مجذوب کا عرس ہو رہا تھا۔ یہ مجذوب تھا تو مسلمان، مگر سکھ چونکہ زیادہ عقیدت مند تھے۔ اس لئے بہت جلد قریبی علاقہ میں چرچا ہوا اور عرس میلے کی صورت اختیار کر گیا۔ اس مجذوب کا نام محکم دین تھا جو وارفتگی کے عالم میں لوگوں کو اپنا کلمہ پڑھنے کی تلقین کرتا تھا: ”لا الہ الا اللہ محکم دین رسول اللہ“ نعوذ باللہ!

یہ کفر صریح علاقہ بھر میں اس زور سے پھیلا اور نذریں نیاز اس قدر آنے لگیں کہ مجاوروں اور گدی نشینوں کے وارے نیارے ہوگئے۔ اس واقعہ نے مرزا غلام احمد قادیانی اور نورالدین کو چوکنا کر دیا۔ شیطان جو روز اوّل سے بازی لگا کر میدان میں اتر چکا تھا کب چوکنے والا تھا۔ چپکے سے دونوں ہوس پرستوں کے کان میں پھونک ماری۔ دونوں نے بیٹھ کر گورمتا پکایا۔ مسودہ تیار ہوگیا۔ ایک منشی جان محمد کی بیٹھک میں جو نئے محلے میں پیرجی کی مسجد کے بالکل قریب تھی۔ بیٹھے بیٹھے مرزا قادیانی نے کہا کہ بھئی دوستو سنو! مجھے ابھی ابھی الہام ہوا ہے کہ میرے رب نے مجھے کہا کہ تو نبی ہے۔ اگر اس الہام کو چھپاتا ہوں تو خود گنہگار ٹھہر جاؤں گا۔ اس لئے تمہارے سامنے اعلان کرتا ہوں۔

بغل میں بیٹھے ہوئے نورالدین نے جھٹ کہا۔ کیا فرمایا آپ نے؟۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ بھئی مجھے ابھی ابھی الہام ہوا ہے کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔ زور سے بسم اللہ کہتے ہوئے حکیم نورالدین نے پکائے ہوئے کو رٹا اور سکھائے ہوئے منتر کے مطابق دونوں ہاتھ مرزا قادیانی کی طرف بڑھا دیئے اور کہا کہ بیعت کیجئے حضور۔ اچانک یہ تھا ٹک اس خوبصورت سے کھیلا گیا کہ حکیم نورالدین کے خسر منشی احمد جان کے علاوہ صوفی عباس علی شاہ بھی چکر میں آگئے۔ تو چل اور چل میں، درجن ڈیڑھ درجن مسلمان ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

پاس ہی محلّہ موچی پورہ میں حضرات علماء کرام کا مرکز تھا۔ انہیں جب یہ خبر ہوئی کہ اس شیطان کے چیلے نے ارتداد پھیلانا شروع کیا ہے تو حضرات علماء کرام دلائل کے ہمراہ لٹھ بھی اٹھا لائے کہ اگر لاتوں کا بھوت باتوں سے نہ مانا تو خوب اچھی طرح خبر لی جائے گی۔

زمانہ گزر گیا مدت کی بات ہے۔ بچپن کا زمانہ تھا ابھی ہم جماعت اوّل میں قاعدہ لئے بیٹھے تھے کہ باہر سڑک پر ایک ہنگامہ ہوا۔ ارے بھئی کیا ہوا؟ معلوم ہوا کہ کسی فاطر العقل نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ مولوی صاحبان لٹھ لے کر بھیجا توڑنے کی فکر میں ہیں۔ ہم کچھ سمجھ نہ سکے کہ یہ شور شرابا کیسا ہے؟ اور کیوں ایک پاگل کو مار دینے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ وقت گزرتا گیا۔ یہ چرچا محلّہ جدید سے نکل کر گلی گلی میں بھی آپہنچا۔ رشتہ داریوں کی پیچ در پیچ راہوں سے نکل کر شیطان کے چیلے کو چل نکلنے کا میدان مل گیا۔

خواجہ احمد شاہ مرحوم اور میر احمد شاہ سکتر ہمارے ہاں کے دو مشہور رنگ گزرے ہیں۔ اوّل الذکر بہت بڑے رئیس اور زبردست پالیٹیشن تھے۔ ثانی الذکر درویش منش انگریزی داں تھے۔ مرزا قادیانی کا یہاں بھی آنا جانا تھا۔ خواجہ صاحب کی کوٹھی کے سامنے ایک محلّہ آباد ہے۔

یہاں ایک بھٹیرن رہتی تھی۔ مرزا قادیانی کی ان سے بھی یاری تھی۔ اس بھٹیرن کا نام تھا ''ماہو''۔ بہت مشہور عورت تھی اور مرزا قادیانی کی کراماتیں بتایا کرتی تھی۔ مرزا قادیانی آنجہانی نے خوش ہو کر ''ماہو'' کو چار کرسیاں بھی خرید کر دی تھیں۔ یہ تاریخی کرسیاں ماہو کے پاس اب تک موجود تھیں۔ ماہو بیچاری تقسیم ملک سے کچھ پہلے فوت ہو چکی تھی۔ اب تو بہت عمر رسیدہ تھی۔ مگر جن دنوں مرزا قادیانی ماہو کے ہاں جایا کرتا تھا تو لوگ بلاوجہ بدگمانیاں کیا کرتے تھے۔ بہر حال لدھیانہ سے نبوت کا قبہ نے ایسا سر اٹھایا کہ انگریز کی برکت سے تھوڑے ہی عرصہ میں طوطی بولنے لگا۔

شعبدہ بازی کی تلاش

مولوی ولی محمد صاحب واچ مرچنٹ لدھیانہ کے مہاجر ان دنوں انارکلی کے پچھواڑے میں رہتے

ہیں۔وہ اس بات کے عینی شاہد ہیں کہ ساڈھورہ کے ایک عامل مسمّی سید جلال شاہ کو مرزا قادیانی آنجہانی نے کچھ شعبدہ کرتے ہوئے دیکھا۔وہ بیٹھے بیٹھے اپنے ہاتھوں پر چادر پھیلا کر خالی تھالی کو زر و جواہرات سے بھر دیتا اور اسی طرح غائب بھی کر دیتا تھا۔مرزا قادیانی جس نے نبوت کا دعویٰ کر رکھا تھا۔اس کمی کو تختی سے محسوس کر رہا تھا۔اس قسم کے ہتھکنڈے اگر آجائیں تو نبوت فرنٹیئر میل کی رفتار سے زیادہ تیز چل سکتی تھی۔اس بیچارے عامل کو مرزا قادیانی کے آدمیوں نے پکڑ لیا۔جہاں کہیں بھی جاتے اسے الگ کوٹھڑی میں بند رکھتے اور تقاضہ یہ ہوتا کہ مرزا قادیانی کو یہ فن سکھاؤ۔بے چارہ عامل تنگ آچکا تھا۔

مولوی ولی محمد صاحب کا بیان ہے کہ یہ خبر ان کے حلقہ میں پہنچی تو اس عامل کو اس لالچی کے پنجہ سے چھڑا کر ساڈھورہ کا ٹکٹ لے دیا اور گاڑی میں سوار کرا کے لدھیانہ سے چلتا کر دیا۔جن لوگوں نے یہ کچھ ہوتے دیکھا ہے ان سے مرزائیوں کے مبلغ بحث کرتے ہیں اور مناظرہ کی ٹھان لیتے ہیں تو وہ حیرانی سے ان فریب خوردگان دجل کا منہ تکنے لگتے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی سن لیجئے کہ جب سید عباس علی شاہ مرحوم نے مرزا قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کی تو ان کے پانچ سات سو مریدوں نے بھی غلام احمد کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی۔جس سے نبوت کاذبہ کا کام خوب چل نکلا۔مرزا قادیانی نے سید عباس شاہ کو ’’السابقون الاولون ‘‘ کے لحاظ سے (نعوذ باللہ) صدیق اکبر کا خطاب دیا۔مگر چند دنوں بعد عباس علی شاہ پر مرزا قادیانی کے فریب و ریاکاری کا حال کھلا تو انہوں نے بیعت توڑتے ہوئے ایک پوسٹر شائع کیا اور لوگوں کو خبردار کیا۔

مرزا قادیانی حسب عادت گالیاں بکنے لگا۔جب انگریز نے سہارا دیا تو نبوت کاذبہ کو چار چاند لگ گئے۔ابتداء وہ تھی۔انتہاء یہ ہے۔

دار البیعت

لدھیانہ میں وہ مکان آج تک موجود ہے جس میں مرزا قادیانی نے نبوت کا اعلان کیا تھا اور حکیم نورالدین نے ڈرامہ کا پہلا پردہ اٹھایا تھا۔طالب علمی کا زمانہ بھی کیا جستجو و تلاش کا زمانہ ہوتا ہے۔

ہمارے بچپن کے ساتھی نئے محلّہ میں جہاں مرزائیوں کا پہلا دار البیعت ہے رہتے تھے۔ہمیں اسی کوچے میں گزر کر اپنے ہم مکتبوں کے گھر تک جانا ہوتا تھا۔جیسے ہم کم علم تھے،ویسے ہی ہمارے ساتھی بھی تھے۔ہم کیا جانیں دار البیعت کسے کہتے ہیں؟۔عربی رسم الخط تو یوں بھی ہمارے لئے معمہ تھا۔

چند شریر ہمراہیوں کے ساتھ ہم اس کوچہ خاص سے گزر رہے تھے کہ دار البیعت پر نظر پڑی۔اس کے نیچے کسی منچلے کاتب نے دار الخلاء بھی لکھ رکھا تھا۔

مسجد کے امام صاحب جو اس طرف سے گزرے تو ہم راہی انہیں گھیر کر کھڑے ہوگئے۔ جی مولوی صاحب یہ کیا لکھا ہے؟۔ مولوی صاحب نے فرمایا دارالبیعت۔ کیا معنی ہیں اس کے؟۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ بیعت لینے کی جگہ، پیر ماننے کی جگہ۔

ہمارے ایک شریر ساتھی نے کہا اور نیچے کیا لکھا ہے؟۔ مولوی صاحب فرمانے لگے کسی شرارتی کاتب نے مرزائیوں کو چڑانے کے لئے یہ مذاق کیا ہے۔ تم بھاگو یہاں سے۔ تمہیں ان قصوں سے کیا کام۔ خدا جانے مرزائیوں کا یہ تاریخی مقام اب کس سکھ کے قبضہ میں ہے۔

یہ بھی معلوم نہیں کہ اوپر کے کتبہ پر عمل ہوتا ہے یا نچلی شرارت پر۔ بہرحال اس منحوس کوچہ میں کذب وافتراء اور دجل مجسم کا خاتمہ ہوجاتا تو آج یہ مصیبت اسی طرح ہولناک صورت اختیار نہ کرلیتی۔

(بشکریہ ماہنامہ الفرقان، لکھنؤ ماہ جون ۱۹۹۵ء)

الحمدللہ!

جماعتی حضرات اور عقیدۂ ختم نبوت کے رفقاء کے لئے یہ بات خوشی کا باعث ہوگی کہ امسال آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر مورخہ ۲۷، ۲۸؍ اکتوبر ۲۰۱۶ء بروز جمعرات جمعہ کو منعقد ہوگی۔

۱...... ''چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ'' ۳جلدوں پر مشتمل سیٹ

۲...... ماہنامہ ''لولاک'' کی خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد ؒ پر اشاعت خاص (جو عرصہ سے نایاب تھی)

۳...... ''قادیانی مسئلہ پر قومی اسمبلی کی مصدقہ رپورٹ کا تیسرا جدید ایڈیشن''

۴...... ''تذکرۂ حکیم العصر ؒ (حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ کی سوانح)'' پر مشتمل نئی کتاب

یہ چاروں کتابیں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے موقعہ پر جماعتی رفقاء کو سستے داموں مجلس مہیا کرے گی۔ اس کے علاوہ ''محاسبہ قادیانیت'' کی چار جلدیں بھی مہیا ہوں گی۔

جماعتی رفقاء ابھی سے ان کتب کی خریداری کا عزم کرکے اپنی لائبریریوں کو مکمل فرمائیں۔ ان میں نمبر۱ اور نمبر۴ بالکل پہلی دفعہ چھپ کر آرہی ہیں۔ جب کہ ۲، ۳ نایاب تھیں ان کے جدید ایڈیشن شائع کئے جارہے ہیں۔

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان (پاکستان)

رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں دوسرے کو نبی ماننا غیرت ایمانی سے ٹکر ہے

محمد شفیق اعوان ایڈووکیٹ ہائیکورٹ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ میرے محبوب (ﷺ) جہاں جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں وہاں میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر ہوگا۔ کرہ ارض پر ایک سیکنڈ بھی ایسا نہیں گزرتا جب سینکڑوں ہزاروں موذن اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد ﷺ کی رسالت کا اعلان نہ کرتے ہوں اور یہ سلسلہ قیامت تک اسی طرح جاری رہے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میری روح کو پیدا فرمایا اور پھر تمام مخلوق کو پیدا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ فرماتا۔ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا۔ مقام نبوت و رسالت کی عظمت و رفعت اور بلندی مرتبہ کی گواہی کائنات کا ذرہ ذرہ دے رہا ہے۔ کائنات کے ہر گوشے میں ذکر محمد مصطفی ﷺ کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ جہاں تک خالق کل کی بادشاہت ہے وہاں تک تاجدار مدینہ ﷺ کی رسالت و رحمت ہے۔ حضرت محمد ﷺ تمام مخلوقات سے افضل و احسن اور تمام رسولوں کے تاجدار ہیں۔ حضرت حسان بن ثابتؓ آپ ﷺ کی شان میں فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سے اچھا کسی آنکھ نے آج تک دیکھا نہیں اور آپ ﷺ سے خوبصورت کسی ماں نے آج تک جنا نہیں۔ آپ ﷺ کو تمام عیبوں سے پاک پیدا کیا گیا۔ گویا آپ ﷺ کو ایسے پیدا کیا گیا جیسا آپ ﷺ نے چاہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے حسن کو درجہ کمال تک پہنچایا اور اپنی محبت کے لئے آپ ﷺ کو منتخب فرمایا۔ آپ ﷺ کو حسن و جمال اور مردانہ وجاہت کی جو دولت عطاء ہوئی وہ دنیا میں کسی نبی یا دوسرے بشر کے حصے میں نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کو پانے کا واحد ذریعہ بھی آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ہے۔ آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کا بیان، آپ ﷺ کے فضائل و کمالات کا اظہار ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ مخلوق میں کوئی بھی نہ تو آپ ﷺ جیسا علم رکھتا ہے اور نہ مرتبہ۔ اس لئے آپ ﷺ کی تعریف اور تعارف صرف اللہ تعالیٰ ہی کرسکتے ہیں۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر آپ ﷺ کے لئے کہا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خاتم النبیین بنایا اور آپ ﷺ کی رسالت و نبوت کا دور قیامت کے بعد تک رہے گا۔ قرآن وسنت کی روشنی میں اس کو عقیدہ ختم نبوت کہتے ہیں۔ یہ عقیدہ دین اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے۔ قرآن کریم کی ایک سو آیات مبارکہ اور دوسودس احادیث نبوی ﷺ اس عقیدہ کی حقانیت کی گواہی دے رہی ہیں۔ صحابہ کرامؓ کا سب سے پہلا اجماع مسئلہ ختم نبوت پر ہوا۔ جب مسیلمہ کذاب

نے نبوت کا دعویٰ کیا تو صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت نے اس گستاخ کو حقیقتہً طور پر کافر و مرتد اور واجب قتل قرار دے کر اسے اس کی جماعت سمیت جہنم رسید کیا۔ اسی طرح ہر دور میں مختلف لوگوں نے نبوت، مسیحیت اور مہدویت کے جھوٹے دعوے کئے جن میں چند فتنے سو سال بلکہ دو سو سال تک بھی رہے۔ مگر اس کے بعد ان کا کوئی نام لینے والا بھی نہیں رہا۔ برصغیر پر قبضہ کرنے کے باوجود انگریز مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے خائف تھا۔ اس نے اسلامی تاریخ سے یہ اخذ کر لیا تھا کہ مسلمانوں کی عزت جہاد سے اور مسلمانوں کی ذلت ترک جہاد سے ہے۔ انگریز نے جہاد کو ختم کرنے، نبی کریم ﷺ سے مسلمانوں کی محبت کم کرنے کے لئے ایک انگریزی نبی بنانے کا منصوبہ بنایا۔ اس کام کے لئے اس نے سیالکوٹ کچہری کے ایک ملازم منشی مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب کیا جس کا خاندان انگریزی حکومت کا وفادار تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کے احمق ڈاکو کا کردار ادا کرتے ہوئے فتنہ قادیانیت کی بنیاد رکھی اور عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزارا اور ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ مرزا قادیانی اپنی دعوت کے بارے میں لکھتا ہے کہ ”میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں اور دوسرے اس سلطنت (انگریز) کی جس نے امن قائم کیا ہوا ہے۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت برطانیہ ہے۔“

لاہور ہائیکورٹ نے اپنے ایک فیصلہ میں لکھا کہ ”مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو برطانوی حکومت کا ”خود کاشتہ پودا“ قرار دیا جس نے برطانوی گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت کو اسلام کا ایک حصہ سمجھا اور جہاد کے حرام ہونے کا دعویٰ کیا۔“ (1992 Pcr. L.J. 2351)

قادیانیت حضور ﷺ سے بغاوت، عناد اور ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کا دوسرا نام ہے۔ مرزا قادیانی نے خدائی کا دعویٰ کیا اور نعوذ باللہ محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ لاہور ہائیکورٹ نے اپنے ایک فیصلہ میں لکھا کہ جب مرزا قادیانی اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خود محمد رسول اللہ ہے اور اس کے پیروکار اس کو ایسا ہی مانتے ہیں تو اس صورت میں وہ رسول اکرم، حضرت محمد ﷺ کی شدید توہین اور تحقیر کے مرتکب ہوتے ہیں۔ (PLD 1987 Lahore 458)

مرزا قادیانی نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرامؓ اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں سنگین گستاخیاں کیں۔ قرآن مجید اور حرمین شریفین کی بھی سخت تذلیل کی۔ لاہور ہائیکورٹ نے لکھا کہ مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو حضرت محمد ﷺ کے برابر

ہونے اور ان سے مشابہت کا دعویٰ کر کے انتہائی گھٹیا حرکت کی۔ مرزا قادیانی اس حد تک آگے چلا گیا کہ اس نے حضرت محمد ﷺ کی جائے تدفین (روضہ رسول) کے بارے میں انتہائی غلیظ زبان کے استعمال کی انتہاء کر دی۔

(1992 Pcr. L.J. 2351)

سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ ”مرزا قادیانی نے نہ صرف یہ کہ اپنی تحریروں میں رسول اکرم ﷺ کی عظمت وشان کو گھٹانے کی کوشش کی بلکہ بعض مواقع پر آپ ﷺ کا مذاق بھی اڑایا۔“

(1993 SCMR 1718)

مرزا قادیانی نے دنیا کے تمام مسلمانوں کو کافر اور بدکار عورتوں کی اولاد قرار دیا اور صرف ان لوگوں کو مسلمان قرار دیا جو مرزا قادیانی کی دعوت قبول کریں۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ مرزا قادیانی اپنی کتاب (آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷،۵۴۸، خزائن ج۵) میں لکھتا ہے: ”میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے۔ مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔“

(1993 SCMR 1718)

سپریم کورٹ نے مرزا قادیانی کی لغو اور بیہودہ زبان کے استعمال کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی اپنی کتابوں (آئینہ کمالات اسلام، نجم الہدیٰ) میں لکھتا ہے کہ: ”جو مجھے نہیں مانتا وہ کنجریوں کی اولاد ہے۔ ان کے مرد جنگلوں کے خنزیر اور عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔“ (1993 SCMR 1718)

قادیانیوں اور دوسرے عام کافروں میں فرق ہے۔ یہودی اپنے آپ کو یہودی، عیسائی اپنے آپ کو عیسائی اور سکھ اپنے آپ کو سکھ کہتے ہیں۔ لیکن قادیانی مسلمان سے بنیادی عقائد میں بغاوت کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اسی لئے قادیانی عام کافر نہیں بلکہ زندیق ہیں۔ زندیق وہ ہوتا ہے جو اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دے یعنی یہ لوگ اسلام کے باغی ہیں اور اسلامی تعلیمات کی رو سے کسی رعایت اور میل ملاپ کے مستحق نہیں جس طرح کسی ملک کے باغی قابل گرفت ہوتے ہیں لہٰذا قادیانیوں سے مکمل قطع تعلق کریں۔ نیز ان اور دیگر قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اور ہر سطح پر ان کا مقابلہ کریں۔ قادیانیوں کو شیطان سے زیادہ لعین سمجھنا جزو ایمان ہے۔ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کریں جو اللہ پاک کی رضامندی اور نبی کریم ﷺ کی توجہات کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا بہترین وسیلہ اور شفاعت محمد ﷺ کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ خوش بخت وسعادت مند انسانوں کو قدرت ان کاموں کے لئے قبول فرماتی ہے۔

معزز جج صاحبان سے گزارش ہے کہ آپ سب سے پہلے مسلمان اور بعد میں جج ہیں۔ قادیانیوں

سے متعلقہ اسلامی احکامات دیگر عام کافروں (عیسائی، یہودی، ہندو وغیرہ) سے علیحدہ ہیں۔ اس اہم نکتہ کو سامنے رکھتے ہوئے قادیانیوں سے متعلقہ کسی بھی مقدمہ میں آپ عین شریعت کے مطابق انصاف پر مبنی فیصلہ فرمائیں۔

وکلاء حضرات سے گزارش ہے کہ عدالت کے ایوانوں میں اپنی تمام تر صلاحیتیں حضور ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے وقف کردیں۔ اس طرح آپ وکیل ختم نبوت کا اعزاز حاصل کرلیں گے۔ ایسے تمام کیسوں کی بغیر کسی دنیاوی مفاد کے اپنا کیس سمجھ کر پیروی کریں۔ آپ یوں سمجھئے کہ شفاعت رسول ﷺ چل کر آپ کے پاس آگئی ہے۔ اسے اپنی سعادت سمجھیں۔ اس کے برعکس جو وکلاء حضرات قادیانی کیسوں کی پیروی کرتے ہوئے عدالت میں ان کے کفریہ عقائد وعزائم کا دفاع کرتے ہیں، دراصل وہ دنیا وآخرت میں اپنی بدبختی کے پروانے پر دستخط کرتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید ؒ فرماتے ہیں: ''قیامت کے دن ایک طرف محمد رسول اللہ ﷺ کا کیمپ ہوگا اور دوسری طرف مرزا قادیانی کا۔ وہ لوگ یا وکلاء جنہوں نے دین محمدی ﷺ کے خلاف قادیانیوں کی وکالت کی ہے قیامت کے دن مرزا قادیانی کے کیمپ میں ہوں گے اور قادیانی ان کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے کر جائیں گے۔ واضح رہے کہ ناموس رسالت ﷺ یا شعائر اسلامی کے مسئلہ پر قادیانیوں کی وکالت کے معنی آنحضرت ﷺ کے خلاف مقدمہ لڑنے کے ہیں۔ ایک طرف محمد رسول اللہ ﷺ کا دین ہے اور دوسری طرف قادیانی جماعت ہے جو شخص دین محمدی ﷺ کے مقابلہ میں قادیانیوں کی حمایت ووکالت کرتا ہے، وہ قیامت کے دن آنحضرت ﷺ کی امت میں شامل نہیں ہوگا۔ خواہ وہ وکیل ہو، جج ہو، آفیسر ہو، کوئی سیاسی لیڈر یا حاکم وقت۔''

قادیانی مذہب کی الجزائر میں کوئی جگہ نہیں

کفریہ مذہب مرزائیت کا پرچار کرنے والا قادیانی مرکز مسمار کردیا گیا۔ افریقہ کے ملک الجزائر کی حکومت نے ۱۰۰ سے زیادہ قادیانیوں کو گرفتار کرلیا جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو اپنے کفریہ لٹریچر کے ذریعہ گمراہ کررہے تھے۔ قادیانی مرکز المعروف مرزا اڈے کو حکومتی سرپرستی میں مسمار کردیا جہاں خود کو احمدی مسلمان کہلوانے والے مرزائی کافر اپنی مذہبی رسومات ادا کیا کرتے تھے۔ الجزائر کے وزیر اوقاف ومذہبی امور شیخ محمد عیسیٰ نے اعلان کیا کہ الجزائر میں قادیانیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ آئندہ کے لئے کسی احمدی/قادیانی گروہ کو پرچاری کی اجازت نہیں ہوگی۔

جامعہ الازہر کی طرف سے قادیانی/احمدی گروہ کے بارے میں کفر کا فتویٰ جاری ہوچکا ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

رپورٹ سہ ماہی اجلاس مبلغین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس دفتر مرکزیہ ملتان میں ۱۳،۱۴؍ جولائی ۲۰۱۶ء کو منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم نے کی۔

اجلاس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا مختار احمد، مولانا تجمل حسین، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا محمد طیب، مولانا عابد کمال، مولانا حمزہ لقمان، مولانا محمد اقبال، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد انس، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا مفتی خالد میر، مولانا خالد عابد، مولانا غلام حسین، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا عبدالکریم نے شرکت کی۔

اجلاس میں مولانا محمد لقمان جلالپوری، قاری خادم حسین (ملتان)، حافظ محمد الیاس قادری (ناظم دفتر گوجرانوالہ)، حافظ محمد طارق (گوجرانوالہ)، مولانا سید بشیر حسین شاہ (بہاولنگر)، قاری محمد اجمل (صدر مدرس احیاء العلوم مظفرگڑھ)، شاہد جاوید خوشنویس (اوکاڑہ)، والدہ محترمہ قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسنی (اٹک)، والدہ محترمہ مولانا محمد اشرف مجددی (گوجرانوالہ)، مولانا عبدالغفور (کچا کھوہ)، حاجی فضل محمد (فیصل آباد) کی وفات پر قلبی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ نیز ان کی مغفرت، پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۷؍ ستمبر ۱۹۷۴ء کے عظیم الشان تاریخ ساز فیصلہ کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے یکم ستمبر سے ۱۰؍ ستمبر ۲۰۱۶ء تک ختم نبوت کانفرنسیں، اجتماعات، سیمینار منعقد کئے جائیں گے۔ مظفرگڑھ، شورکوٹ، جھنگ، فیصل آباد، منڈی بہاؤالدین، میاں چنوں، لاہور اور دیگر کئی ایک مقامات پر ختم نبوت کورسز منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

اجلاس میں تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ ممبر سازی کی تکمیل کے بعد جماعتوں اور مرکزی مجلس عمومی

کے ممبران کی تشکیل کا مرحلہ عید الاضحیٰ سے پہلے پہلے مکمل کیا جائے۔ اجلاس میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ۲۷، ۲۸؍ اکتوبر ۲۰۱۶ء کے انتظامات کے لئے کئی ایک کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی سرکردگی میں مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمن ثانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی جو تمام مسالک اور مکاتب فکر کے علماء کرام اور مشائخ عظام سے رابطہ قائم کرے گی۔

کانفرنس کی تشہیر کے لئے اشتہارات، پینافلیکس، اسٹیکرز کی اشاعت کے لئے مولانا عزیز الرحمن ثانی اور ان رفقاء پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی۔ تمام رفقاء نے عہد کیا کہ زندگی کے آخری سانس تک عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت کے تعاقب کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

دو درجن سے زائد مبلغین ملتان کی اہم مساجد میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ آئندہ سہ ماہی کے لئے چمنستان نبوت کے گلہائے رنگا رنگ جلد اوّل متعین کی گئی۔

آئندہ سہ ماہی اجلاس ۲۰، ۲۱؍ ذوالحجہ مطابق ۲۳، ۲۴؍ ستمبر بروز جمعہ، ہفتہ کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوگا۔

ضروری گزارش!

احتساب قادیانیت

جماعتی رفقاء جانتے ہیں کہ

احتساب قادیانیت کی ۶۰ جلدیں

مکمل ہو جانے پر اس سلسلہ کو بند کر دیا گیا تھا

اس وقت احتساب کی مکمل ۶۰ جلدوں پر مشتمل سیٹ دستیاب نہیں

جو جلدیں شارٹ ہیں وہ اب بالکل شائع نہ ہوں گی

جو موجود ہیں ان میں سے کسی کو درکار ہوں تو منگوا کر اپنے سیٹ مکمل کر لیں

۳۰؍ ذی الحجہ کے بعد اس کی فروخت مکمل طور پر بند کر دی جائے گی۔ شکریہ!

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... ادارہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر کی تین کتابیں:

۱......تحفظ مدارس اور علماء طلباء کے چند باتیں: یادگار اسلاف حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر دامت برکاتہم کے تمیں خطبات ومقالات کو ۲۰۸ صفحات کی کتاب میں آپ کے لائق شاگرد حضرت مولانا سید محمد زین العابدین نے جمع کر کے حضرت مدظلہ کے فیض کو عام کر دیا ہے۔

۲......اصلاحی گزارشات: جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث اور مہتمم سید بنوریؒ کے علمی جانشین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر کے اٹھائیس بیانات کو ۲۱۶ صفحات کی اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔ ختم نبوت، تصوف، دعوت وتبلیغ، ایک مسلمان کی زندگی سے متعلق آداب واحکام پر مشتمل یہ مجموعہ گرانقدر علمی مباحث کا خزانہ ہے۔ جسے مولانا سید محمد زین العابدین نے بڑے اہتمام سے جمع کر کے شائع کیا ہے۔

۳......مشاہدات وتاثرات: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ کے رشحات قلم جو عالم اسلامی کے عظیم شخصیات کے متعلق تاثرات ومشاہدات پر مشتمل ہیں مولانا سید زین العابدین نے جمع کر دیئے ہیں۔ یہ کتاب ۳۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

تینوں کتابیں کی اشاعت وطباعت اعلیٰ ذوق کا مظہر ہے۔ تحقیق وتخریج پر جو محنت کی گئی ہے وہ لائق صد تبریک ہے۔ امید ہے کہ تینوں مجموعوں کو ذوق وشوق سے ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا۔ کراچی جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن سے ملحقہ تمام مکتبوں سے یہ کتابیں دستیاب ہیں۔

خطبات مدراس: خطیب مولانا سید سلیمان ندویؒ صفحات ۱۷۶: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: مدرسہ احیاء العلوم السنۃ وخانقاہ اشرفیہ اختریہ: مقدمہ فاروقیہ پوسٹ کوڈ: ۴۰۱۰۰ ضلع سرگودھا!

سیرت نبوی ﷺ کے مقدس عنوان پر حضرت مولانا سید سلیمان ندوی نے مدراس میں آٹھ خطبات ارشاد فرمائے۔ جو سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل تھے۔ محترم پروفیسر ام عطیہ عثمانی نے ان کی تلخیص وتسہیل کی تو پونے دو سو صفحہ کی یہ کتاب تیار ہوگئی۔ خانقاہ اشرفیہ فاروقیہ کے مدیر جناب محمد عبیداللہ صاحب ساجد نے بہت شاندار کاغذ، عمدہ دورنگا ڈیزائن وار صفحات پر مشتمل طباعت کا اہتمام کیا ہے۔ اہل ذوق کی تسکین نظر وقلب کا سامان کر دیا ہے۔

یومِ تجدیدِ عہد

نیشنل اسمبلی آف پاکستان کا جرأت مندانہ فیصلہ

قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں

قادیانیوں کے بارے میں فیصلہ پوری قوم کا فیصلہ ہے: سابق وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو

عقیدۂ ختم نبوت میں امت مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے ☆ ختم نبوت اسلام کی اساس ہے ☆ ختم نبوت قرآن کریم کی روح ہے

☆ ختم نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو ہے۔

7 ستمبر 1974ء کا عظیم الشان دن ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و وفا کی یاد دلاتا ہے،

جس دن مسلمانوں کی 90 سالہ محنت رنگ لائی ☆ گلشن محمدی ﷺ میں بہار آئی ☆ قادیانیت کے ظلمت کدہ پر مزید خزاں چھائی۔

آئیے! آج پھر ہم اللہ رب العزت سے عہد و پیمان کرتے ہیں کہ:

آنحضرت ﷺ کی عزت و ناموس اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور وطن کی حفاظت میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

اللہ تعالیٰ اسلامیانِ وطن میں سے ہر اس مسلمان کی قبر کو نور سے منور فرمائے، جس نے اس مشن میں اپنا کردار ادا کیا۔ آمین

سالانہ عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس

27 اگست 2016 بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد الصادق بہاولپور

پیر طریقت ولی ابن ولی
حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب
یادگار اسلاف
مرکزی ناظم اعلیٰ

حضرت مولانا سینیٹر عبد الغفور حیدری صاحب
جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام پاکستان
ڈپٹی چیئرمین سینیٹ

شاہین ختم نبوۃ
حضرت مولانا اللہ وسایا

مفکر شہیر ختم نبوت
حضرت مولانا عبد الحمید لُنڈ
سندھ

حضرت مولانا محمد اسماعیل

استاذ العلماء
مفتی عطاء الرحمٰن
مہتمم جامعہ دار العلوم مدنیہ بہاولپور

(مولانا) محمد اسحاق ساقی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور
0300-6851586
0323-6517480
0322-6532053

نوٹ

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کا ٹیلی فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے

جماعتی احباب نیا نمبر نوٹ فرما لیں۔ 042-35441166

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

سلام زندہ باد — فزت کعبہ یا دی لانبی بعدی — تاجدار ختم نبوت زندہ باد

بتاریخ 27, 28 اکتوبر 2016 بروز جمعرات جمعۃ المبارک

35 واں دوروزہ سالانہ عظیم الشان

ختم نبوۃ کانفرنس

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

ان شاء اللہ

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی

عنوانات

توحید باری تعالیٰ — سیرت خاتم الانبیاء ﷺ — عقیدہ ختم نبوۃ — حیات عیسیٰ علیہ السلام

عظمت صحابہ و اہل بیت — اتحاد امت — اور ظہور مہدی

جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام مشائخ عظام قائدین و دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-4304277
0300-6347103
0321-4220552

قیمت فی شمارہ -/15 روپے — قیمت سالانہ -/180 روپے